Spot CMYK#Waheed

ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

ترتیب

اداریہ

نئے رسالہ کا اجراء (ضرورت، مقصد، حکمت عملی)...............مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن

علم تفسیر (قسط اول)...............مفتی محمد رضوان ۱۴

درسِ حدیث

عمل سے پہلے نیت کی درستگی...............محمد یونس ۱۶

مقالات و مضامین

ماہ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل و احکام ایک نظر میں...............مفتی محمد رضوان ۱۹

یادِ عہد رفتہ...............محمد امجد حسین ۳۲

نماز تہجد کی اہمیت اور فضیلت...............ابو عقبہ ۳۴

علم کے مینار

ایک حدیث کے لئے مہینہ بھر کا سفر...............محمد امجد حسین ۳۶

تذکرہ اولیاء

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ...............طارق محمود ۳۸

پیارے بچو!

ہمارا خالق کون؟...............طارق محمود ۴۰

بزمِ خواتین

خواتینِ اسلام کے لئے قرآنی ہدایات...............محمد امجد حسین ۴۲

کیا آپ جانتے ہیں

قرآن میں ''قرآن''...............محمد انس رضوان ۴۴

آپ کے دینی مسائل کا حل

ایصال ثواب کا شرعی طریقہ...............از دار الافتاء ۴۸

حیرت کدہ

اذان جس کی آواز ہر آن پوری دنیا میں گونجتی ہے...............محمد امجد حسین ۵۰

طب و صحت

گاجر...............حکیم محمد فیضان ۵۲

اخبارِ ادارہ

ادارہ کے شب و روز کے حالات...............ادارہ ۵۳

اخبارِ عالم

قومی و بین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں...............ادارہ ۵۵

TO THE EDITORS...............عرفان الٰہی ۵۹

فی شمارہ...............15 روپے

سالانہ...............150 روپے

خط و کتابت کا پتہ

ماہنامہ ''التبلیغ'' ادارہ غفران راولپنڈی

پوسٹ کوڈ 46000

بینک اکاؤنٹ نمبر

ماہنامہ ''التبلیغ''

3037-64

حبیب بینک لمیٹڈ چوک اصغر مال برانچ

راولپنڈی

فون

051-5507270

051-5507530

Email Address

idaraghufran@yahoo.com

پبلشرز:

مفتی محمد رضوان

سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

Idara Ghufran

اداریہ

مفتی محمد رضوان

نئے رسالہ کا اجراء

(ضرورت، مقصد، حکمت عملی)

موجودہ دور ذرائع ابلاغ اور میڈیا کا دور کہلاتا ہے حتیٰ کہ عالمگیر سطح پر آئے دن رونما ہونے والے تغیرات اور انقلابات کے پیچھے بہت بڑا ہاتھ ذرائع ابلاغ اور میڈیا ہی کا کارفرما ہوتا ہے۔ شرکی قوتیں جن کے ہاتھ میں بدقسمتی سے آج دنیا کی زمامِ اقتدار ہے اور جو بظاہر عارضی طور پر دنیا کے سیاہ وسفید کی مالک بنی ہوئی ہیں وہ ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعہ پروپیگنڈہ کے زور پر عالم گیر سطح پر اپنے سیاسی تسلط، فکری غلبے اور اقتصادی ومعاشی منصوبوں کو دوام واستحکام بخشتی ہیں آج کی جنگیں اور تہذیبی وسیاسی تصادم خارجی میدانوں سے زیادہ ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے پردہ زرنگاری کے پیچھے برپا ہوتے ہیں۔ سرد جنگ (Cold War) اور میڈیا وار (Media War) کی رائج الوقت اصطلاحات اس حقیقت پر شاہدِ عدل ہیں آج کے دور کے ذرائع ابلاغ اور میڈیا کی انواع واقسام کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا میں وہ سمعی وبصری ذرائع ابلاغ شامل ہیں جو برقی آلات کے ذریعے لہروں کی شکل میں ہواؤں کے دوش پر سفر کرکے دل ودماغ پر اثر انداز ہوتی ہیں، شرکی قوتیں جس بے دردی سے الیکٹرانک میڈیا کے ان ذرائع کو انسانیت کی فطرت مسخ کرنے، بے حیائی اور اباحیت پرستی کو فروغ دینے، اخلاقی اقدار اور روحانیت کے ٹھوس ومستحکم اصولوں کا گلا گھونٹنے کے لئے استعمال کررہی ہیں وہ انسانی تاریخ کا اتنا زبردست المیہ ہے کہ ماضی کے کسی دور میں اس کی مثال نہیں ملتی ذرائع ابلاغ کی دوسری قسم پرنٹ میڈیا (تحریری ذرائع ابلاغ) کی ہے یعنی اخبارات، رسائل، جرائد، ڈائجسٹ وغیرہ روزناموں، ہفت روزوں اور ماہناموں کی تحریر وکتابت اور قلم وکاغذ کی دنیا۔

یوں تو قلم وکاغذ کی اہمیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے، خصوصاً آج کے دور میں تو اخبارات، رسائل وجرائد وغیرہ سے شاید ہی کوئی پڑھا لکھا گھرانہ خالی ہوتا ہو، پڑھے لکھے لوگوں کے واسطہ سے غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک بھی ان ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی معلومات اور خبریں پہنچتی رہتی ہیں، اس طرح ان کا دائرہ کار عالمگیر ہے لہٰذا ان ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے صحیح اور حق بات کو بآسانی عام لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

آسمانی ہدایت کے صحیفوں اور کتابوں کی شکل میں بعض دفعہ نزول اور پھر نسل در نسل ان کی حفاظت واشاعت عام طور پر قلم، تحریر وکتابت ہی کی مرہونِ منت رہی ہے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید ہی کی یہ خبر ہے:۔

وَ کَتَبۡنَا لَہٗ فِی الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡعِظَۃً وَّتَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ

ترجمہ: اور لکھ دی ہم نے اس کے لئے تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت، اور تفصیل ہر چیز کی۔

اس کے علاوہ اللہ رب العزت نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے پاس سب سے پہلے جو وحی دے کر بھیجا اس میں بھی قلمی علم کی اہمیت کو اس طرح بیان کیا گیا:

اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ

پڑھیئے! اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بعد تعلیم کی اہمیت کو بیان فرمایا۔ کیونکہ تعلیم ہی وہ چیز ہے جو انسان کو دوسرے تمام حیوانوں اور جانوروں سے ممتاز کرتی اور تمام مخلوقات سے ارفع واعلیٰ، افضل واشرف بناتی ہے۔ اور تعلیم کی عام شکلیں دو ہیں ایک زبانی تعلیم دوسرے قلمی وتحریری تعلیم یعنی قلمی کتابت اور زبانی خطابت دونوں تعلیم وتبلیغ کا ذریعہ ہیں، قلم کتابت کا ذریعہ اور آلہ ہے اور زبان نطق اور گویائی کا آلہ ہے [1] ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا کہ کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تقدیر الٰہی لکھو، تو اس قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ابد تک ہونے والے تمام واقعات وحالات کو لکھ دیا (ترمذی، قرطبی) اسی وجہ سے اہل علم حضرات نے فرمایا ہے کہ عالم میں تین قسم کے قلم ہیں ایک سب سے پہلا قلم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور پوری کائنات کی تقدیر لکھنے کا حکم دیا، دوسرے فرشتوں کے قلم جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہونے والے واقعات اور ان کی تقدیروں اور انسانوں کے اعمال کو لکھتے ہیں، تیسرے عام انسانوں کے قلم جن سے وہ اپنے کلام لکھتے اور اپنی ضروریات ومقاصد میں کام لیتے ہیں، گویا کہ انسانوں کے قلم کو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے قلم سے ایک نسبت حاصل ہے اور کتابت درحقیقت بیان کی ایک قسم ہے اور بیان اشرف المخلوقات یعنی انسان کی مخصوص صفت ہے جو دوسری مخلوقات میں نہیں پائی جاتی (قرطبی) بعض مفسرین سے

---

[1] اذاقلت کتبت بالقلم فقدالصقت الفعل بالاسم وربطت احدهما بالاخر فکان القلم آلة الکتابة وسببایتوصل به الیها (بدائع الصنائع کتاب الایمان فصل فی رکن الیمین باللّٰہ)

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں چار چیزیں اپنے دستِ قدرت سے بذاتِ خود بنائی ہیں اور ان کے سوا باقی تمام مخلوقات کو اپنے حکمِ " کُـــــنْ " سے پیدا فرمایا وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ قلم، عرش، جنت، آدم علیہ السلام۔

علم کی حفاظت و اشاعت اور ہدایت کے دو اہم ترین ذرائع (قلم و کاغذ) ایک گونہ تقدیس و عظمت کے بھی حامل ہیں۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ قلم میں قلم کی عظمت اور اس کی نوشت و تحریر کی قسم کھا کر قلم کی اہمیت و عظمت کو واضح فرما دیا کہ قلم کوئی معمولی نعمت نہیں ہے۔ جس سے تحریر و کتابت کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ارشاد ہے:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں) اور سورہ طور میں کتاب مسطور کی قسم کھائی گئی ہے اور اس کے کاغذ (ورق) کا ذکر فرمایا ہے۔

وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ

قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں

مراد اس سے اعمال نامہ ہے جو لکھی ہوئی شکل میں ملے گا۔ بعض مفسرین حضرات کی تحقیق کے مطابق کتابت کا فن سب سے پہلے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا گیا تھا اور سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے لکھنا شروع فرمایا تھا۔ اور بعض حضرات کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے یہ فن حضرت ادریس علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا تھا۔ بہر حال کچھ بھی ہو اس فن کی نسبت بہت عظیم ہے۔

اسی وجہ سے علماء نے ہمیشہ خط و کتابت کی تعلیم کا بڑا اہتمام فرمایا ہے۔ جس پر ان کی عظیم الشان کتابیں آج تک گواہ ہیں (معارف القرآن بتغیر ج ۸ ص ۷۸۷)

قرآن مجید کے عظیم مفسر حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ قلم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر یہ نہ ہوتا تو نہ کوئی دین قائم رہتا اور نہ دنیا کے کاروبار صحیح چل سکتے (درمنثور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا اکرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو ان چیزوں کا علم دیا جن کو وہ نہیں جانتے تھے اور ان کو جہالت کی اندھیری سے علم کے نور کی طرف نکالا اور علم کتابت کی ترغیب دی کیونکہ اس میں بے شمار اور بڑے منافع ہیں جن کا اللہ کے سوا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ تمام علوم و حِکَم کی تدوین اور اولین و آخرین کی تاریخ ان کے حالات و مقالات اور اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابیں سب قلم ہی کے ذریعہ لکھی گئیں اور رہتی دنیا تک باقی رہیں گی۔ اگر قلم نہ ہو تو دین و دنیا کے سارے ہی کام

ٹھپ ہو جائیں (معارف القرآن بتغیر ج ۸ ص ۷۸۶) [1]

اور آج کل تو تحریر و کتابت اور لکھنے لکھانے کا زمانہ ہے، تحریر انسانوں کی زبان کی قائم مقام بن گئی ہے مگر اب سے چودہ سو سال پہلے کے زمانے میں دنیا کے عام کاروبار اور ضروریات صرف زبانی کلامی انجام دیئے جاتے تھے، لکھنے لکھانے اور دستاویز مہیا کرنے کا رواج نہ تھا لیکن اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی اہمیت کو بیان فرما دیا، چنانچہ ارشاد ہے:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ (سورہ بقرہ)

یعنی اے ایمان والو! جب تم آپس میں ادھار کا معاملہ کیا کرو کسی متعین مدت کے لئے تو اس کو لکھ لیا کرو۔

اور اللہ رب العزت نے علمائے دین سے ہر دور میں تحریر و تقریر کے ذریعہ سے دین حق کی حفاظت، وعظ و نصیحت و تبلیغ کا کام لیا ہے، اور خطابت کے ساتھ کتابت کو برابر کا مقام دیا ہے۔ خود حضور اکرم ﷺ نے بہت سے مواقع پر تحریری طور پر دوسروں کو دین کی دعوت دی اور آج بھی آپ ﷺ کے تحریری دعوت نامے اور مکتوبات حدیث کی کتابوں اور تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ اسی لئے کامل تبلیغ تقریر و تحریر دونوں کے مجموعہ کو قرار دیا گیا ہے۔ [2]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

اس سے تو کسی کو انکار ہو سکتا ہے کہ تبلیغ اس واحد (اکیلے) طریقہ میں منحصر نہیں، تبلیغ، تعلیم، تدریس، تذکیر وغیرہ سے ہوتی رہی ہے، اور ہوتی ہے، اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی (از مکتوبات شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ ص ۵۶)

علماء کرام نے قلم کے ذریعے سے جہاد کرنا مستقل جہاد کی قسم قرار دیا ہے، اسی کو عربی میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

تُبْنٰی قَوَاعِدُهٗ عَلٰی اَیِّ شَیْئٍ سِوٰی قَلَمٍ وَّحَدِّیَمَانِیْ

یعنی ملک کی بنیادیں قلم و تلوار کی دھار ہی پر قائم ہوا کرتی ہیں

---

[1] ونقل فی تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۶۸ هذا القول عن قتادہ

[2] ان رسول اللہ ﷺ کان ماموراً بتبلیغ الرسالة بقوله تعالٰی (یاایها الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک) وقد بلغ تارة بالکتاب وتارة باللسان فانه کتب الی ملوک الافاق یدعوهم الی الدین وکان ذالک تبلیغاً تاماً (المبسوط للسرخسی کتاب النکاح باب الوکالة بالنکاح)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ امت دوسروں کی خیرخواہی اور فائدہ کے لئے بنائی گئی ہے، اس کا فرضِ منصبی اور قومی نشان یہ ہے کہ لوگوں کو نیک کاموں کی ہدایت کرے، بُرے کاموں سے روکے، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ" کا یہی مطلب ہے کہ دین اس کا نام ہے کہ سب مسلمانوں کی خیرخواہی کرے، پھر بُرے کاموں میں کفر، شرک، بدعات، رسومِ قبیحہ، فسق وفجور اور ہر قسم کی بداخلاقی اور نامعقول باتیں شامل ہیں، اُن سے روکنا بھی کئی طرح ہوگا، کبھی زبان سے کبھی ہاتھ سے کبھی قلم سے کبھی تلوار سے، غرض ہر قسم کا جہاد اس میں داخل ہوگیا یہ صفت جس قدر عموم واہتمام سے امتِ محمدیہ میں پائی گئی پہلی امتوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی (معارف القرآن ج ۱ص ۳۷۰)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اللہ کا کلمہ بلند کرنے اور دشمن کی مدافعت کرنے میں جان، مال، زبان، قلم کی پوری طاقت خرچ کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے (رسالہ جہاد ص ۹) [۱]

دنیا کے بڑے بڑے کاموں میں قلم کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ملکوں کی فتوحات میں تلوار سے زیادہ قلم کا مؤثر ہونا منقول ومعروف ہے، اسی بات کو عربی کے دوشعروں میں اس طرح بیان کیا گیا ہے ؎

اِذَا اَقْسَمَ الْاَبْطَالُ یَوْمًا بِسَیْفِھِمْ ۔۔۔ وَعَدُّوْہُ مِمَّا یَکْسِبُ الْمَجْدُ وَالْکَرَمْ

کَفٰی قَلَمُ الْکُتَّابِ عِزًّا وَرِفْعَۃً ۔۔۔ مَدَی الدَّھْرِ اِنَّ اللّٰہَ اَقْسَمَ بِالْقَلَمِ

جب کہ قسم کھائیں بہادر لوگ کسی دن اپنی تلوار کی ۔۔۔ اوراس کو شمار کریں ان چیزوں میں جو انسان کو عزت وشرف بخشتی ہیں

تو کافی ہے لکھنے والوں کا قلم ان کی عزت وبرتری کے لئے ۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے کیونکہ اللہ نے قسم کھائی ہے قلم کی

(کذا فی معارف القرآن ج ۸ص ۵۳۱)

عربی کی کہاوت ہے کہ "اَلْعِلْمُ صَیْدٌ وَالْکِتَابَۃُ قَیْدٌ" یعنی علم کی مثال ایسی ہے جیسے کہ شکار اور کتابت کی مثال اس کے لئے ایسی ہے جیسے جال، مطلب یہ ہے کہ جس طرح شکار کو جال میں قید وبند کرلیا جاتا ہے

---

[۱] ان الجهاد لایختص بمباشرة القتال وانما هو کل جهد یبذل فی سبیل اعلاء کلمة الله وکسر شوکة الکفر والکفار سواء کان بالسلاح اوبالمال اوبالعمل اوبالقلم اوباللسان ولکن کلمة الجهاد اذا اطلقت فانما یراد بها فی الغالب جهد یبذل فی قتال الکفار ولاتطلق علی غیره الابقرینة تدل علی ذالک (تکمله فتح الملهم ج ۳ ص ۴)

اسی طرح علم کو تحریر میں لاکر اسے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔

گذشتہ تفصیل سے قلم وکاغذ، تحریر وکتابت کی عظمت واہمیت اوران کا ایک فطری ذریعہ علم وہدایت ہونا واضح ہے اور انسانی تاریخ کی ماضی کے ادوار کی تفصیلات جہاں تک تاریخ کے واسطہ سے ہم تک پہونچی ہیں، وہ بھی ان تمام ادوار میں انسانی معاشرہ میں قلم وکاغذ، تحریر وکتابت کی اہمیت کی گواہی دیتی ہیں خاص طور پر نزول قرآن کے بعد قرآن کی الہامی ہدایات (جن کا پیچھے ذکر ہوا) کے پیش نظر مسلمانوں نے جس انداز سے علم ودانش کی حوصلہ افزائی کی اور آفاق وانفس کے راز آشکارا کیے، اور وحی الٰہی کی آیات وتعلیمات اور نبی امی علیہ السلام کے ارشادات وفرمودات محفوظ کیے اس میں قلم وکاغذ، تحریر وکتابت اہم ترین ذریعہ رہا۔ چنانچہ سلف کی ان تحریرات وکتب سے آج بھی امت کے دل ودماغ ہدایت اور کام ودہن لذت پارہے ہیں، چھاپہ خانے کی ایجاد کے بعد نشر واشاعت کے اس اہم ذریعہ نے برق رفتار ترقی کی اور سالوں کا کام مہینوں اور مہینوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ہونے لگا۔ بالخصوص بیسویں صدی میں ابلاغیات کے میدان میں صحافت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کرتا چلا گیا اور ریاست کے ایک اہم ستون کی حیثیت سے متعارف ہوکر اجتماعی زندگی پر چھا گیا اور پھر اسی کی کوکھ سے الیکٹرانک میڈیا کی وسیع دنیا وجود میں آئی۔ اس کے باوجود پرنٹ میڈیا کی حیثیت واہمیت آج بھی اپنی جگہ مسلم ہے لیکن اس میدان میں بھی آج زیادہ عمل دخل شر کی قوتوں کا ہے، اور جن شیطانی مقاصد کے لئے الیکٹرانک میڈیا دن رات سرگرمِ عمل ہے یہاں بھی وہی ماجرا ہے، دین کی تبلیغ واشاعت اور اصلاح خلق کا کام بھی اگرچہ مادر پدر آزاد اور سفلی خواہشات کے اس میدان میں روشنی کی ایک کرن کی صورت میں زندہ ہے لیکن مجموعی طور پر یہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ صحافت کے اس میدان میں حق کی دبی ہوئی آواز کو مضبوط کیا جائے اور مسلمان اس کی حوصلہ افزائی اور مادر پدر آزاد میڈیا اور زرد صحافت کی حوصلہ شکنی کریں، ورنہ یہ ناسور ہمارے ملی ودینی اور انفرادی واجتماعی وجود سے ایمان کی آخری رتی بھی کھرچ ڈالے گا۔ آج کے پرفتن دور میں جبکہ ہر طرف برائی کا دوردورہ ہے اور لوگوں کے دل ودماغ، رفتار وگفتار، حالات وواقعات پر مختلف ذرائع ابلاغ کا غلبہ ہے، دعوت ونصیحت، تبلیغ وتذکیر، اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ضرورت واہمیت پہلے سے کہیں زیادہ ہوچکی ہے۔ ان حالات میں تحریر وتقریر اور دیگر جائز ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے جس طرح بھی ممکن ہو مسلمانوں کو حق بات سے روشناس کرانا اور جہالت وکفر کی تاریکیوں سے نکالنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے جتنی بھی سعی

وکوشش کی جائے کم ہے۔ بلاشبہ ایک ایسے دور میں جبکہ اربوں افراد فحاشی اور بے حیائی کے آلات کے سائے میں زندگی گزار رہے ہوں، کروڑوں انسان ریڈیو کی نشریات سے اپنا رشتہ قائم کئے ہوئے ہوں۔ لاکھوں اشخاص اخباروں اور ہزاروں لوگ انٹرنیٹ کے بے لگام کلچر وثقافت سے اپنا تعلق جوڑے ہوئے ہوں اوران ذرائع ابلاغ کا کردار بھرپور انداز میں بے حیائی، فحاشی اور بے راہ روی کی آخری حدوں کوچھور ہا ہو، ایک چھوٹے سے رسالہ اور ماہنامہ کا اجراء کوئی خاطر خواہ بند باندھنے کی بظاہر طاقت وسکت نہیں رکھتا بلکہ بظاہر آندھیوں کے رُخ پر چراغ رکھنے کے مترادف معلوم ہوتا ہے، لیکن اللہ رب العزت کا حکم یہ ہے کہ بندہ کسی حال میں بھی مایوس نہ ہو اور اپنی ہمت وقدرت کے مطابق اخلاص کے ساتھ کام کرتا جائے اور نتائج کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے سپرد کردے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت بے پناہ نصرت ومدد سے محروم نہیں کرتی۔ تحریری وقلمی تبلیغ کی اہمیت، عظمت اور ضرورت کے پیش نظر ادارہ غفران کے ترجمان کی حیثیت سے ایک ماہنامہ کی مدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی، جو الحمدللہ تعالیٰ ابتدائی کاوش کے ساتھ ''التبلیغ'' کے نام سے پہلے شمارے کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے: فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالشُّکْرُ

ماہنامہ کا نام ''التبلیغ'' تجویز کرنے کی وجہ

ہر چیز کے نام کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی وجہ ایسی ہوتی ہے جو اسم کا مسمّٰی سے کسی بھی طرح سے تعلق جوڑتی ہے جس کو عربی میں ''وجہ تسمیہ'' کہا جاتا ہے، ادارہ غفران کے ماہانہ ترجمان کو ''التبلیغ'' نام دینے کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱)...... دین کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ خواہ زبانی وتقریری ہو یا تحریری وقلمی، ظاہر ہے کہ تبلیغ کے وسیع مفہوم میں داخل وشامل ہے کیونکہ تبلیغ کے معنی دوسرے تک دین کی بات پہنچانا ہے۔ خود حضور اکرم ﷺ نے بہت سے کفار کو تحریری طور پر دعوت وتبلیغ کی۔ جو آج تک آپ کے خطبات میں محفوظ ہے، اس لئے رسالہ کے مقصود کو واضح کرنے اور اس کو اسم بامسمّٰی بنانے کے لئے ''التبلیغ'' نام تجویز کیا گیا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ تبلیغ صرف زبان کے ذریعہ کی جاسکتی ہے، گویا کہ دین کی بات دوسرے تک پہنچانا زبانی تبلیغ وتقریر کے ساتھ خاص ہے اور اس سے ہٹ کر جو طریقہ تبلیغ کا اختیار کیا جائے وہ تبلیغ کے مفہوم سے خارج ہے اسی وجہ سے بہت سے اہل علم حضرات اپنی طرف سے تحریری تبلیغ نہ ہونے کو کوئی کمزوری خیال نہیں کرتے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علمائے سلف وخلف نے ہمیشہ تعلیمِ خط وکتابت کا بڑا اہتمام کیا ہے جس پر ان کی تصانیف کے عظیم الشان ذخائر آج تک شاہد ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے اس دور میں علماء وطلباء نے اس اہم ضرورت کو ایسا نظر انداز کیا ہے کہ سینکڑوں میں دو چار آدمی مشکل سے تحریر وکتابت کے جاننے والے نکلتے ہیں۔ فَاِلَی اللہِ الْمُشْتَکٰی (معارف القرآن ج۸ ص۷۸۶)

بہرحال تبلیغ ہر دور میں تقریر وتحریر کے ذریعہ سے ہوتی رہی ہے اور تحریری تبلیغ کو یہ مقام حاصل ہے کہ وہ مبلغ کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی اپنے حال پر بعینہٖ محفوظ رہتی ہے اور عرصہ دراز گزرنے کے باوجود بھی اس سے فائدہ حاصل کرنا اسی طرح ممکن ہوتا ہے جس طرح مبلغ کی زندگی میں۔ جو اس کے لئے مستقل صدقۂ جاریہ اور سابقہ لوگوں کے علوم وخدمات کو آگے والوں تک محفوظ شکل میں پہنچنے کا بھی ذریعہ ہے۔ التبلیغ نام منتخب کر کے اس غلط تأثر کی اصلاح اور اہل علم حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا بھی پیش نظر ہے

(۲)...... اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ہر وحی شدہ بات کی تبلیغ کا حکم فرمایا ہے:

”یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ“

آپ ﷺ کے بعد علماء پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ بھی حسبِ ضرورت وحسبِ موقع تمام شعبوں کے اعتبار سے قوم کو دینی رہنمائی فراہم کریں، اور وہ کسی ایک شعبہ کی تبلیغ کو مقصدِ زندگی اور نصب العین بنا کر دوسرے شعبوں کو نظر انداز نہ کریں۔ التبلیغ نام کے ذریعہ سے عمومی طور پر دین کے تمام شعبوں کی تبلیغ کی اہمیت وضرورت کو پیش نظر رکھنا مقصود ہے، جو کہ ماہنامہ کی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔

(۳)...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کی حیات میں ان کے ہاں تھانہ بھون سے ہر ماہ سلسلہ ”التبلیغ“ کے نام سے مدت تک ایک رسالہ شائع ہوتا رہا جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عموماً وعظ شائع ہوتے تھے، حکیم الامت رحمہ اللہ سے اس صدی میں اللہ تعالیٰ نے جو دینی اور روحانی خدمات کا کام لیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں اس دینی وروحانی نسبت کے علاوہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ سے ہماری دوسری کئی نسبتیں بھی قائم ہیں، حضرت رحمہ اللہ سے ان نسبتوں کی وابستگی بھی اس نام کی تحریک کی داعی بنی۔

(۴)...... بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ نے دعوت وتبلیغ کا جو کام لیا ہے اور اس کی برکات پوری دنیا میں پھیلائی ہیں، التبلیغ نام کی نسبت حضرت موصوف رحمہ اللہ کے اس کام کی طرف بھی کر کے برکت کا حصول اور نسب کا قائم کرنا مقصود ہے۔

Idara Ghufran

ماہنامہ کی حکمت عملی

ماہنامہ التبلیغ کی حکمت عملی و پالیسی کوئی رسمی نوعیت کی حامل نہیں ہے بلکہ چند بنیادی اصولوں اور نکتوں پر مشتمل ہے جن کا خلاصہ یہ ہے:

● ...... **ماہنامہ کی اشاعت و تبلیغ کا مقصود رضائے الٰہی اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے طعن و تشنیع اور طنزیہ انداز، پروپیگنڈے و مبالغہ آرائی سے ممکنہ اجتناب کرتے ہوئے کسی ایک مخصوص شعبہ کے بجائے وسیع الجہت بنیادوں پر زندگی کے مختلف شعبوں میں احقاقِ حق و ابطالِ باطل کے اعتبار سے رہنمائی فراہم کرنا ہوگا۔**

مسلمان کے ہر کام میں اخلاص اور رضائے الٰہی پیش نظر رہنی چاہئے لوگوں کے دکھلانے یا ان کی طرف سے تعریف و توصیف اور مدح و شکر کی طرف نظر نہ ہو، اس کے بغیر کوئی عمل بھی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت حاصل نہیں کرتا خواہ ظاہر میں وہ کتنا ہی خوشنما اور مزین ہو۔ ہمارے یہاں ذرائع ابلاغ (مدیرانِ جرائد و رسائل وغیرہ) کا ایک گروہ وہ ہے جس کا مطمح نظر عوامی مقبولیت اور عوام کی تحسین و آفرین کا حصول ہے اور اس مقصد کے لئے وہ عوام کی رہنمائی کرنے کے بجائے ان کی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے اور ہر ایسی بات لکھنے اور کہنے سے پرہیز کرتا ہے جس سے عام لوگوں میں پزیرائی حاصل نہ ہو سکے۔

جبکہ ایک گروہ نے صرف حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کو سب سے بڑا جہاد تصور کر رکھا ہے، اور اس کے نتیجے میں انہیں معاشرے میں کافی حد تک پذیرائی بھی حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ہماری شامتِ اعمال یہ ہے کہ ہمیں عموماً ایسے حکمران میسر نہیں آسکے جنہیں عام مقبولیت حاصل ہو۔ اس کے نتیجے میں ملک کی فضا کچھ ایسی بن گئی ہے کہ حکومت کے خلاف لکھنے اور آواز اٹھانے والا عوام میں رہبر اور ہیرو سمجھا جاتا ہے۔ اور بات کی ذاتی خوبی وخرابی سے قطع نظر صرف حکومت کی مخالفت کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے اور بسا اوقات اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ ایسا کرنا ہمارے اجتماعی مقاصد کے لئے ضروری یا مفید ہے۔ بلکہ اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ اس کے صلے میں عوام کی طرف سے حق گوئی و بے باکی کے خطابات وصول ہوں گے اور گلے میں تحسین و تبریک کے ہار ڈالے جائیں گے جبکہ ایک گروہ اس کے بالکل برعکس برسر اقتدار حلقہ کی ہر اچھی بری چیز پر دل و جان سے آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہتے ہوئے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا طرز عمل اختیار کرنے کو کلید کامیابی و باعث سعادت سمجھتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام کی جو فکری رہنمائی ذرائع ابلاغ (اخبارات و جرائد وغیرہ) کے ذریعہ ہونی چاہئے تھی

وہ حکومت کے موافق اور مخالف دونوں قسم کے ذرائع ابلاغ سے حاصل نہیں ہو پا رہی۔ یہ دونوں طرزِ عمل افراط و تفریط کی دو انتہائیں ہیں، راہ اعتدال اور صراط مستقیم اس معاملے میں یہ ہے کہ مثبت و خیر خواہانہ انداز میں دل سوزی کے ساتھ اجتماعی و انفرادی خرابی و بگاڑ کی تشخیص کر کے تعلیمات اسلام سے ہم آہنگ نسخۂ اصلاح پیش کیا جائے اور یہی انبیاء کا طرزِ عمل رہا ہے، کہ وہ حالات سے سمجھوتہ نہیں کرتے آخر دم تک ہر جائز و ممکن طریقہ سے خیر خواہی و دل سوزی کے ساتھ اصلاح احوال کے لئے کمر بستہ رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رکھتے ہیں اور نتیجہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

بعض حکماء کا ارشاد ہے کہ حق بات حق طریقہ اور حق نیت سے جب بھی کہی جاتی ہے وہ نقصان دہ ثابت نہیں ہوتی۔ اور اگر کہیں معلوم ہو کہ حق بات کہنے کے نتیجہ میں کہیں لڑائی، جھگڑا، فساد یا نقصان ہو گیا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ان مذکورہ تین باتوں میں سے کسی بات کی خلاف ورزی ضرور ہوئی ہے، کہ یا تو وہ بات حق نہیں تھی اور خواہ مخواہ اس کو حق سمجھ لیا گیا تھا، یا بات تو حق تھی لیکن نیت صحیح نہیں تھی، نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ وہ بات نہیں کہی گئی تھی بلکہ بات کہنے کا مقصد دوسرے کی اصلاح، خیر خواہی اور ہمدردی کے بجائے اسے ذلیل و رسوا کرنا یا اپنی بڑائی اور فوقیت جتلانا تھا۔ یا بات تو حق تھی اور نیت بھی صحیح تھی لیکن بات کہنے کا طریقہ حق پر مبنی نہیں تھا۔ حق بات کی دعوت اور دین کی تذکیر و نصیحت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ اگر مذکورہ شرائط کی پاسداری کے ساتھ انجام دی جائے تو اس سے فائدہ ضرور پہنچتا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ'' اور آپ (لوگوں کو) نصیحت کیجئے! اس لئے کہ نصیحت مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

●...... ماہنامہ التبلیغ انشاء اللہ تعالیٰ دینی و ملی ضروریات اور مقتضاء حالات کے لحاظ سے موضوعات کے انتخاب پر مشتمل ہوگا۔

موقع، محل اور وقت کی مناسبت سے موضوعات کا انتخاب دین و عقل کی روشنی میں دعوت و تبلیغ اور وعظ و تذکیر کا اہم اصول ہے جس کو دینی زبان میں ''الاھم فالاھم'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس اہم اصول کا لحاظ نہ کرنے کے نتیجہ میں بعض اوقات ایک فائدہ مند چیز بھی کلی یا جزئی طور پر باعث ضرر و نقصان ہو جاتی ہے۔

●...... ماہنامہ التبلیغ میں انشاء اللہ تعالیٰ عام فہم اور سلیس زبان میں مضامین کی ترجمانی کی جائے گی اور بناوٹ و تصنع سے اجتناب کا اہتمام ہوگا۔

آج کل علم سے دوری اور جہالت کا دور دورہ عام ہو جانے کی وجہ سے عام مسلمانوں کے لئے دین کی

افہام وتفہیم کا کام مشکل ترین مرحلہ بن چکا ہے جس کے لئے مستقل جدوجہد اور دینی وعلمی اور عوامی حلقوں کے درمیان وسیع خلاء کو پر کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے حضرات کا ایک طبقہ وہ ہے کہ اس کے اپنے حق میں ایک خاص زبان اور خاص اصطلاحات اور الفاظ سلیس اور سادہ ہیں کیونکہ وہ رات دن علمی ماحول میں رہتے اور وہاں کے ماحول میں ہی گفتگو کرتے ہیں لیکن عوامی سطح اور باہر کے ماحول کے اعتبار سے وہ زبان نہایت مشکل اور دشوار ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں عامۃ المسلمین فائدہ اٹھانے سے محروم رہتے ہیں، اس کے علاوہ ہمارے کچھ حضرات کی تحریرات کا محور ارادی اور شعوری طور پر فصاحت وبلاغت اور الفاظ سازی اور ان کی خوبصورتی ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں عوام الناس کے لئے مفہوم ومقصود اور غرض وغایت کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب تحریر کا مقصود جو کہ معانی ومقاصد تک رسائی ہے وہی حاصل نہ ہو تو پھر ایسی تحریرات کا کیا فائدہ۔ پھر بذاتِ خود یہ طریقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مزاج ومذاق کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس طرزِ عمل میں خواہ مخواہ کا تکلف اور بے جا تصنع پایا جاتا ہے جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اس تکلف اور تصنع کی اپنی ذات سے بار بار نفی فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ ۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عامۃ المسلمین کی ذہنی سطح کے مطابق عام فہم انداز میں مفید اور بامقصد مضامین بروئے کار لائے جائیں۔ آخر میں دعوتِ حق اور اصلاح وتبلیغ کے سلسلہ کی ایک اہم قرآنی تعلیم وہدایت پر بات کو ختم کیا جاتا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ایک مقدس نبی ''حضرت شعیب علیہ السلام'' کی مبارک زبان سے اس قوم کے سامنے تعلیم فرمائی جو بطور خاص معاملات اور معیشت کے اعتبار سے بگاڑ اور فساد میں مبتلا تھی یعنی

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

یعنی میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک ہو سکے اور مجھ کو جو کچھ (عمل واصلاح کی) توفیق ہو جاتی ہے سب اللہ کی مدد سے ہے اس پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف تمام امور میں رجوع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ دعوتِ حق کے سلسلے میں ہماری اس ادنیٰ کوشش کو قبول ومنظور فرمائیں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (المومن)

محمد رضوان ۔ ۲۰/ذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ 13 جنوری 2004ء بروز سہ شنبہ (منگل)

درسِ قرآن

مفتی محمد رضوان

علمِ تفسیر

(قسط اول)

عربی زبان میں ''تفسیر'' کے لفظی معنی ہیں ''کھولنا'' اور اصطلاحی زبان میں علمِ تفسیر اس علم کو کہتے ہیں جس میں قرآن کریم کے معانی بیان کئے جائیں، اور اس کے احکام اور حکمتوں کو کھول کر واضح کیا جائے (البرہان)

قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے:۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْهِمْ (النحل ۴۴)

''اور ہم نے قرآن آپ پر اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمادیں جو ان کی طرف اتاری گئیں ہیں''

نیز قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (آل عمران)

''بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا جبکہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اللہ کی آیات کی تلاوت کرے، اور انہیں پاک صاف کرے، اور انہیں اللہ کی کتاب اور دانائی کی باتوں کی تعلیم دے

چنانچہ حضور ﷺ صحابہ کرام کو صرف قرآن کریم کے الفاظ ہی نہیں سکھاتے تھے، بلکہ اس کی پوری تفسیر بیان فرمایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کو ایک ایک سورت پڑھنے میں بعض اوقات کئی کئی سال لگ جاتے تھے۔ جب تک حضور ﷺ دنیا میں تشریف فرما تھے اس وقت تک کسی آیت کی تفسیر معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں تھا، صحابہ کرام کو جہاں کوئی دشواری پیش آتی وہ آپ ﷺ سے معلوم کرتے جس کا انہیں جواب مل جاتا، لیکن آپ ﷺ کے بعد اس بات کی ضرورت تھی کہ قرآن مجید کی تفسیر کو ایک مستقل علم کی صورت میں محفوظ کیا جائے، تاکہ امت کے بعد میں آنے والے افراد کے لئے قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے صحیح معنی بھی محفوظ ہو جائیں، اور ملحد و گمراہ لوگوں کے لئے اس کے معنی میں تبدیلی یعنی معنوی

Idara Ghufran

تحریف کی گنجائش باقی نہ رہے، کیونکہ قرآن مجید صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ الفاظ اور معانی کے مجموعہ کا نام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اوراس کی توفیق سے اس امت نے یہ کارنامہ اس حسن وخوبی سے انجام دیا کہ آج ہم یہ بات بلاخوف وکھٹک کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی اس آخری کتاب کے صرف الفاظ ہی محفوظ نہیں ہیں بلکہ اس کے معنٰی یعنی اس کی وہ صحیح تفسیر وتشریح بھی محفوظ ہے جو حضور ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے۔ علم تفسیر کو اس امت نے کس کس طرح محفوظ کیا؟ اس راہ میں انہوں نے کیسی کیسی مشقتیں اٹھائیں؟۔ اور یہ جدوجہد کتنے مراحل سے گذری؟ اس کی ایک لمبی اور دلچسپ تاریخ ہے جس کا یہاں موقع نہیں، یہاں مختصراً صرف یہ بتانا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کے مآخذ اور سرچشمے (Sources) کیا کیا ہیں؟ اور علمِ تفسیر پر جو بے شمار معتبر ومستند کتابیں ہر زبان میں ملتی ہیں انہوں نے قرآن کریم کی تشریح میں کن سرچشموں سے استفادہ کیا ہے، یہ سرچشمے کل چھ ہیں (۱) قرآن کریم (۲) حدیث (۳) صحابہ کرام کے اقوال (۴) تابعین کے اقوال (۵) عرب کی لغت (۶) تدبر واستنباط (الاتقان) ان میں سے الگ الگ کی تشریح بیان کی جاتی ہے:

(۱)......قرآن کریم

علم تفسیر کا پہلا مآخذ خود قرآن کریم ہے، چنانچہ ایسا کثرت سے ہوتا ہے کہ کسی آیت میں کوئی بات مجمل (غیر واضح) اور تشریح طلب ہوتی ہے تو خود قرآن کریم ہی کی کوئی دوسری آیت اس کے مفہوم کو واضح کر دیتی ہے، مثلاً سورہ فاتحہ کی دعاء میں یہ جملہ موجود ہے کہ ’’ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ‘‘ یعنی ہمیں ان لوگوں کے راستہ کی ہدایت کیجئے جن پر آپ کا انعام ہوا‘‘ اب یہاں یہ بات واضح نہیں ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، لیکن ایک دوسری آیت میں ان کو واضح طور سے متعین کر دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے

اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ (سورہ نساء)

’’یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالح لوگ‘‘

چنانچہ مفسرین حضرات جب کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر خود قرآن کریم ہی میں کسی اور جگہ موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہوتی ہے تو سب سے پہلے اسی کو اختیار فرماتے ہیں.......................... (جاری ہے)

درسِ حدیث

محمد یونس

عمل سے پہلے نیت کی درستگی

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (بخاری، مسلم)

تشریح: اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے بہت اہم چیز کی تعلیم فرمائی ہے، اور ایک اصول اور قاعدہ کلیہ کے طور پر فرمایا کہ تمام اعمال کی بنیاد نیتوں پر ہے یعنی اعمال نیتوں سے بنتے یا بگڑتے ہیں، چنانچہ اگر دنیا کا جائز کام صحیح نیت سے کیا جائے تو وہ بھی دین بن جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر دین کا کوئی کام دنیا کی نیت سے کیا جائے تو وہ دنیا بن جاتا ہے (مثلاً قرآن کی تلاوت اس نیت سے کرنا کہ پیسے یا کھانا ملے گا تو یہ اچھا کام بھی نیت کے خراب ہونے سے گناہ بن جاتا ہے) اس حدیث میں اتنی اہم بات ارشاد فرمائی گئی ہے جس کا ایک طرف عمل سے پہلے صحیح ہونا ضروری ہے اور دوسری طرف عمل کی قبولیت اور ثواب کا سارا دارومدار اس کے صحیح ہونے پر ہے اس لئے پہلے زمانے کے اکثر علماء اپنی کتابوں کو اس حدیث سے ہی شروع کیا کرتے تھے تاکہ عمل سے پہلے اپنے دلوں کا جائزہ لے کر اپنی نیتوں کو درست کرلیں۔ اسی نکتہ کے پیش نظر ہم بھی درس حدیث کے سلسلہ کا آغاز اس مبارک حدیث سے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت پر استقامت عطا فرمائیں آمین۔ نیت کی شریعت میں بہت اہمیت ہے۔ یہاں تک کہ بعض عبادات مثلاً نماز، روزہ وغیرہ نیت کے بغیر ادا ہی نہیں ہوتے اور بعض اعمال نیت کے بغیر صحیح تو ہو جاتے ہیں لیکن بغیر ثواب کی نیت کے ان پر ثواب نہیں ملتا اور بعض جائز کام نیت ہی کی وجہ سے ثواب یا عذاب کا ذریعہ بنتے ہیں مثلاً کوئی شخص اچھا لباس اس لئے پہنے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار ہوگا تو یہ ثواب کا کام بن جائے گا اور اگر اچھا لباس اس لئے پہنے کہ لوگ مجھے بڑا دولت مند یا معزز سمجھیں تو یہ عذاب کا ذریعہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اور کاموں کا حال ہے جب نیت کی اتنی اہمیت و فوائد ہیں تو نیت کا مفہوم، مقصد اور اس کا طریقہ وغیرہ جاننا ضروری ہے تاکہ ہماری عبادات اور دیگر کام درست اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوسکیں۔ نیت کا مطلب دل سے کسی کام کا

Idara Ghufran

ارادہ کرنا ہے۔ لہٰذا جب کسی کام کا ارادہ کرلیا تو یہی نیت ہے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا نام نیت نہیں، البتہ زبان سے دل کی اس نیت کا اظہار ہوتا ہے۔ نیت کا مقصد کبھی تو یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل کس جذبے کے تحت کیا جارہا ہے، آیا اللہ کو راضی کرنا مقصد ہے یا کچھ اور جذبہ ہے۔ کبھی نیت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عبادت عادت سے ممتاز اور جدا ہو جائے مثلاً ایک آدمی صبح سے شام تک بھوکا پیاسا اس لئے رہتا ہے کہ اسے بھوک پیاس کا تقاضا ہی نہیں ہوا بس خالی الذہن ہوکر بھوکا پیاسا رہا یہ کوئی عبادت نہیں دوسرا شخص روزے کی نیت سے صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہا اس کا یہ عمل عبادت اور ثواب کے قابل بن گیا۔ اور کبھی نیت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک عبادت دوسری عبادت سے ممتاز ہو جائے مثلاً فرض نماز پڑھ رہا ہے یا سنت، نفل وغیرہ۔ اور فرض پڑھ رہا ہے تو کس وقت کے۔ ظہر کے یا عصر کے وغیرہ وغیرہ۔

نیت کا فائدہ: نیت ایک ایسا نسخۂ کیمیا ہے جو مٹی کو بھی سونا بنا دیتا ہے چنانچہ اگر ہم اپنے کاموں میں نیت درست کرلیں تو ہمارے جائز کام عبادت بن سکتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص صبح سے لے کر شام تک کسی نہ کسی کام میں مشغول ہی رہتا ہے، ان کاموں کے وقت صرف تھوڑی سی توجہ کے ساتھ اگر نیت اچھی کرلی جائے (جس میں نہ کوئی وقت خرچ ہوتا ہے، نہ محنت کرنی پڑتی ہے) تو صرف اس آسان سے عمل کے ذریعے ہم اپنے جائز کاموں کو بھی ثواب والے کاموں میں شامل کرسکتے ہیں مثلاً:......کھانا اس نیت سے کھایا جائے کہ اس کے ذریعے میرے جسم کو جو قوت حاصل ہوگی، اور پھر اللہ کی عبادت کی توفیق ہوگی تو یہ کھانا کھانا بھی عبادت اور اجر وثواب کا کام بن جائے گا......روزی کمانے کے ئے جو بھی کام کیا جائے خواہ تجارت ہو یا ملازمت، کھیتی باڑی ہو یا مزدوری اس میں اگر انسان یہ نیت کرلے کہ اس کمائی کے ذریعے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ حقوق ٹھیک طریقے سے ادا کرونگا تو یہ کمائی بھی اور اس میں مشغولی عبادت بن جائے گی۔ اور اس میں یہ نیت بھی کرلی جائے کہ میری اس محنت سے دوسرے لوگوں کی بھی ضرورت پوری ہوگی تو یہ دوسرا ثواب حاصل ہوگا......گھر کا کام اس نیت سے کیا جائے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے تو گھر کے کاموں پر بھی ثواب ملے گا......بیوی بچوں سے خوش طبعی کی باتیں اس نیت سے کرنا کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے اچھے سلوک کا حکم دیا ہے یہ بھی ثواب کا ذریعہ بن جائے گا......مہمان کی خاطر مدارات اس نیت سے کرنا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے اس پر بھی ثواب ملے گا......عورت جائز زیب وزینت اس لئے کرے کہ شوہر کو خوشی حاصل ہوگی اور مرد اس نیت سے صاف ستھرا رہے کہ بیوی کو خوشی ہوگی تو دونوں کو ثواب حاصل ہو......گھڑی اس نیت سے رکھنا کہ

اس کے ذریعے نماز کے اوقات معلوم ہونگے اور وقت کی قدرو قیمت جان کر اچھے کاموں میں خرچ کیا جائے گا ثواب ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھی نیت سے غلط کام پر بھی ثواب ملتا ہے اور گناہ بھی جائز ہوجاتا ہے یہ بالکل غلط ہے گناہ کتنی اچھی نیت سے کیا جائے وہ گناہ ہی رہے گا اس پر ثواب ہرگز نہیں ملے گا مثلاً چوری کا یا سود کا مال اس نیت سے حاصل کرنا کہ جو مال حاصل ہوگا صدقہ کرونگا تو اس نیت سے چوری اور سود جائز نہیں ہوگا۔ یادرکھیئے کہ اچھی نیت سے جائز کام پر ثواب ملتا ہے ناجائز پر نہیں۔ واللہ اعلم۔

ادارہ غفران ٹرسٹ کی جانب سے ماہنامہ التبلیغ کے اجراء پر احباب کا ادارہ و رسالہ کو خراج تحسین

قطعات

اسلام کی تبلیغ واشاعت کے واسطے مصروف عمل رات دن ادارہ غفران
"التبلیغ" ایک جانبِ تبلیغ قدم اور اللہ کا احسان ہے اللہ کا احسان

ادارہ غفران کے بے لوث بانیو! بیڑا جو اٹھایا ہے مبارک ہے ارادہ
برکت دے خدا آپ کے اخلاص وعمل میں اللہ کرے زورقلم اورزیادہ

ادارہ غفران ہے اسلام کا مرکز منبع ہے یہ کتاب وسنت کا دوستو
ملت کا اتحاد ہے مطلوب اورمقصود چشمہ رواں ہے پیارومحبت کا دوستو

ادارہ غفران پررحمت کا ہوسایہ گہوارہ مومنو! ہے یہ دین متین کا
بجھتی ہے پیاس تشنگانِ علم کی یہاں ایک مرکز ومحور ہے یہ احیائے دن کا

(عبدالحلیم احقر اچھڑیاں، مانسہرہ)

مقالات ومضامین

مفتی محمد رضوان

ماہ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام ایک نظر میں

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے نیک عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے مگر وہ شخص جو جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلے، پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آئے'' (سب اللہ کے راستے میں قربان کردے، اور شہید ہوجائے یہ ان دنوں کے نیک عمل سے بھی بڑھ کر ہے) (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کی عبادت سے بڑھ کر عظیم اور محبوب تر کوئی عبادت نہیں لہٰذا ان میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کثرت سے پڑھا کرو (احمد، بیہقی وغیرہ) اور ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰہِ کا ذکر بھی ہے (طبرانی)

فائدہ: معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کے مہینہ کے پہلے دس دنوں کی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے لہٰذا ان مبارک دنوں میں غیر ضروری تعلقات سے ہٹ کر اللہ جلّ شانہٗ کی عبادت اور اطاعت بہت لگن اور توجہ کے ساتھ کرنی چاہئے اور ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنا اور ذکر وفکر، تسبیح وتلاوت اور نیک اعمال میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرنا اور گناہوں سے بچنا چاہئے اور روزوں کا بھی جہاں تک ہوسکے اہتمام کرنا چاہئے۔

پہلے عشرہ میں بال اور ناخن نہ کاٹنا: ام المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ جسم کے کسی حصہ کے بال اور ناخن نہ کاٹے'' (مسلم)

فائدہ: اس حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ قربانی

کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے ناخن نہ کاٹے اور سر، بغل اور ناف کے نیچے، بلکہ بدن کے کسی حصہ کے بال بھی نہ کاٹے۔ لیکن یادرہے ایسا کرنا مستحب ہے ضروری نہیں اگر کوئی شخص قربانی سے پہلے ایسا کرلے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور اس سے قربانی میں کوئی خلل نہیں آتا (ھندیہ) البتہ قربانی سے پہلے اگر چالیس روز گذر گئے ہوں تو پھر ناخن کاٹنا اور ناف کے نیچے اور بغل کے بالوں کی صفائی ضروری ہے (شامی) یادرہے کہ کم ازکم ایک مٹھی کی مقدار داڑھی رکھنا ہمیشہ واجب ہے اور اس سے کم کرنا یا مونڈنا جائز نہیں (شامی)

۹ ذی الحجہ کا روزہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ سے عرفہ (یعنی ۹ ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا ۹ ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے'' (صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

تکبیر تشریق ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ: تکبیر تشریق یعنی ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ'' نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اور ان پانچ دنوں کو جن میں یہ تکبیریں کہی جاتی ہیں ''ایامِ تشریق'' کہتے ہیں

✵ ان تاریخوں میں یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد مرد، عورت، مقیم و مسافر تنہا اور جماعت سے نماز پڑھنے والے ہر ایک پر واجب ہے اور مسبوق و لاحق مقتدی پر بھی بقیہ نماز سے فراغت پر یہ تکبیر کہنا واجب ہے (وھوالاحوط والمفتیٰ بہ، بحر) ✵ یہ تکبیر صرف فرض نماز (اور جمعہ کی نماز) کے بعد پڑھنے کا حکم ہے سنت اور نفل کے بعد نہیں ✵ یہ تکبیر مرد درمیانی بلند آواز سے اور عورت آہستہ پڑھے۔ بہت سی خواتین اور مرد حضرات یہ تکبیر نہیں پڑھتے، اسی طرح بعض مرد حضرات آہستہ پڑھتے ہیں یہ دونوں باتیں قابلِ اصلاح ہیں ✵ فرض نماز کے سلام پھیرتے ہی فوراً بعد یہ تکبیر پڑھنی چاہئے ✵ سلام کے فوراً بعد اگر کوئی یہ تکبیر پڑھنا بھول جائے تو اگر نماز کے خلاف کوئی کام نہیں کیا اور یاد آگیا تو تکبیر کہہ دینی چاہئے اور اگر نماز کے خلاف کوئی کام کرلیا (مثلاً آواز سے ہنس پڑا، جان بوجھ کر وضو توڑ دیا، جان بوجھ کر یا بھول کر بات کرلی یا اسی طرح کا کوئی اور نماز کے خلاف عمل کرلیا) تو تکبیر کا وقت ختم ہوگیا، اب کہنے سے واجب ادا نہیں ہوگا، اب اس پر استغفار کیا جائے ✵ ان پانچ دنوں کی کوئی فوت شدہ نماز اسی سال ان پانچ دنوں کے اندر قضاء کرے تو اس نماز کے بعد بھی یہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ البتہ اگر ان پانچ دنوں سے پہلے کی کوئی نماز ان پانچ دنوں کے اندر ہی قضاء کرے یا ان دنوں کی کوئی فوت شدہ نماز ان دنوں کے گذر جانے کے بعد قضاء کرے تو پھر تکبیر نہ کہے ✵ اگر کسی نماز کے بعد امام یہ تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ فوراً خود تکبیر کہہ دیں امام

کے تکبیر کہنے کا انتظار نہ کریں ✹ یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے اور صحیح قول کے مطابق ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا سنت کے خلاف ہے ✹ بقرعید کی نماز کے بعد بھی یہ تکبیر کہہ لینی چاہئے (وہوالاحوط، ماخذ ھذہ المسائل البحر الرائق ج ۲)

عید کی رات کی فضیلت: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جس شخص نے دونوں عیدوں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا (عبادت میں مشغول اور گناہ سے بچا رہا) تو اس کا دل اس (قیامت کے ہولناک اور دہشت ناک) دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل (خوف وہراس اور دہشت وگھبراہٹ کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے (ابن ماجہ)

فائدہ: لہٰذا اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا جائے ذکر، تلاوت، تسبیح، استغفار اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا جائے اہل وعیال کے ساتھ انس ومحبت سے پیش آئے غرضیکہ خیر کے کاموں میں یہ رات گزاری جائے۔ عید کی رات بڑی اہم اور فضیلت والی رات ہے مگر افسوس کہ آج لوگوں نے اپنے آپ کو ان سب فضیلتوں سے محروم کیا ہوا ہے اور نہ صرف محروم بلکہ اس مبارک رات کو طرح طرح کی لغویات، فضولیات، سیر وتفریح، گانے بجانے، بے پردگی اور بدنظری وغیرہ جیسی خرافات کی نظر کر کے ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق کیا ہوا ہے

بقرعید کے دن مسنون ومستحب اعمال: صبح کو بہت سویرے اٹھنا ✹ شریعت کے موافق آرائش کرنا ✹ فاضل بال اور ناخن وغیرہ صاف کرنا (جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے متعلق حکم پہلے گذر چکا) ✹ غسل کرنا ✹ مسواک کرنا ✹ پاک وصاف عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا (مگر تکبر اور فخر کی نیت نہ ہو اور حد سے نہ بڑھا جائے نہ ہی اس کے لئے قرض لیا جائے بلکہ میانہ روی ہو) ✹ خوشبو لگانا ✹ عید کی نماز کے لئے جلدی پہنچنا ✹ کوئی عذر نہ ہو تو عیدگاہ میں نماز ادا کرنا (امام کا عقیدہ اور عمل صحیح نہ ہونا بھی بعض حالات میں عذر ہے) ✹ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتداء کرنا، (یہ حکم صرف قربانی کرنے والے کے لئے ہے اور دسویں تاریخ کے ساتھ خاص ہے لیکن بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ عید کی رات میں روزہ ہوتا ہے اور وہ قربانی کے گوشت سے افطار کیا جاتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں) ✹ جس راستہ سے جائیں اس کے علاوہ سے واپس آنا ✹ کوئی عذر نہ ہو تو پیدل جانا ✹ عید کی نماز کو جاتے ہوئے راستے میں تکبیرِ تشریق اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ درمیانی بلند آواز سے کہنا (ہندیہ، بحر) **مسئلہ:** فجر کے بعد عید کی نماز سے پہلے گھر یا کسی

بھی جگہ کوئی نفل پڑھنا مرد وعورت دونوں کے لئے مکروہ ہے (بخاری ج ا ص ۱۳۵، مسلم ج ا ص ۲۹۱) اور عید کی نماز کے بعد جہاں عید کی نماز ادا کی ہے وہاں نفل پڑھنا مکروہ ہے کسی دوسری جگہ یا گھر میں مرد وعورت دونوں کے لئے مکروہ نہیں (ابن ماجہ) البتہ قضاء نماز عید سے پہلے بھی گھر میں پڑھی جاسکتی ہے (ہندیہ، خانیہ)

عید کے دن گناہوں کی کثرت: افسوس ہے کہ اس زمانہ کے بہت سے مسلمان عید کے دن خوب گناہ کرتے ہیں مثلاً داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، شیو کرنا، خلاف شرع فیشن نما کپڑے پہننا، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، بالوں وغیرہ کی کٹنگ انگریزی اور خلاف شریعت طرز پر کرنا حالانکہ یہ چیزیں شریعت کے موافق آرائش میں داخل نہیں کہ یہ عید کی سنت ہوں بلکہ گناہ ہیں اسی طرح عید کے دن پڑوسی اور نامحرم عورتوں سے اجنبی مردوں کا عیدی ملنا اور بے محابا سامنے آنا جانا ناجائز ہے اور ہاتھ ملانا، جسم کو چھونا بھی گناہ ہے۔ عید کے دن سینما، وی- سی - آر، اور ٹیلی ویژن وغیرہ دیکھنا تو بہت سے لوگوں نے ضروری سمجھ رکھا ہے۔ عید کی خوشی کو سینما بینی اور ان گناہوں کے ناپاک عمل سے گندہ کردیتے ہیں۔ گناہ میں خوشی نہیں ہوتی، اللہ کو ناراض کرنے والی چیز کیسے خوشی کا باعث بن سکتی ہے؟

عید کی نماز کے احکام وآداب: عید کے دن دو رکعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکرانہ کے طور پر ادا کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (سورہ کوثر) کی مشہور تفسیر کے مطابق صَلِّ سے مراد عید کی نماز ہے (روح المعانی، معارف السنن) اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ عید کی نماز ادا فرمائی ہے اور کبھی اس کو ناغہ نہیں فرمایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج تک امت کا اس پر عمل رہا ہے (درس ترمذی) ✹ عید کی نماز ہر اس مسلمان پر واجب ہے جس پر جمعہ فرض ہے (یعنی ہر مسلمان عاقل، بالغ، صحت مند، مرد، مقیم پر) (شامی) ✹ سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد اشراق کا وقت ہونے پر عید کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے اس دوران کسی وقت بھی عید کی نماز ادا کی جاسکتی ہے (شامی) ✹ مستحب یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کی جائے تاکہ لوگ جلدی قربانی کرسکیں (شامی) ✹ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے بلکہ عید کی نماز بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی جاتی ہے (مسلم، نسائی) ✹ عید کی نماز دو رکعت ہے، اور عام نمازوں کے مقابلہ میں چھ تکبیریں زیادہ واجب ہیں (تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں) اور عید کی نماز میں چھ زائد تکبیریں حضور ﷺ، کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کئی تابعینِ عظام سے ثابت ہیں (ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد وغیرہ) ✹ عید کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دل میں اس طرح نیت کرے ''دو رکعت عید کی واجب نماز چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں''۔ عید کی نماز کا طریقہ عام نماز کی طرح ہی ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء

(**سُبحٰنکَ اللّٰھُمَّ** الخ) پڑھ کر تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہے۔ اور ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا لٹکا دے، البتہ تیسری مرتبہ نہ لٹکائے، بلکہ باندھ لے اور امام کو چاہیئے کہ ہر دفعہ ''اللہ اکبر'' کہنے کے بعد کم از کم اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر تین مرتبہ **سبحان ربی العظیم** کہنے میں لگتی ہے۔ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بھی وقفہ کیا جاسکتا ہے۔ پہلی رکعت میں تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہنے کے بعد امام ''اعوذ باللہ''، ''بسم اللہ'' پڑھ کر عام نمازوں کی طرح اونچی آواز سے قرأت کرے۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے اسی طرح تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہے جیسے پہلی رکعت میں کہا تھا اور ہر مرتبہ ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے۔ چوتھی مرتبہ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور حسب قاعدہ نماز مکمل کرے (عامۃ الکتب) ✹ مستحب یہ ہے کہ امام پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھے (بحر) ✹ عید کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے بغیر جماعت کے عید کی نماز نہیں ہوتی (در) ✹ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز ہمیشہ شہر سے باہر نکل کر ادا فرماتے تھے، صرف ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے باہر تشریف نہیں لے جاسکے، اس لئے عیدگاہ کا شہر سے باہر ہونا سنت ہے، اس طرح بڑے اجتماع میں اسلام کی شوکت کا مظاہرہ بھی ہے، مگر بڑے بڑے شہروں میں باہر نکل کر عید کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کے اندر بڑے میدان یا بوقت ضرورت مسجد میں نماز ادا کرنا بغیر کراہت کے جائز ہے (شامی)

قربانی کے فضائل واحکام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

> بقرعید کی دس تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں عظیم ثواب ملنے کا ذریعہ بنیں گی) اور فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبولیت حاصل کر لیتا ہے لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

> ایک مرتبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ طریقہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوا ہے اور یہ ان کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کو ان میں کیا ملتا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ

ایک نیکی! عرض کیا اون والے جانور یعنی بھیڑ دنبہ کے ذبح پر کیا ملتا ہے؟ فرمایا اون میں سے ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

قربانی نہ کرنے پر وعید: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر قربانی واجب ہو اور اس کے باوجود وہ قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ (مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ: عیدگاہ میں حاضری سے کسی بدنصیب سے بدنصیب ہی کو روکا جاسکتا ہے جس شخص پر قربانی واجب ہو اور پھر وہ قربانی نہ کرے اس کے بارے میں کس قدر ناراضگی ٹپکتی ہے کیا کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سہار سکتا ہے؟

قربانی کس پر واجب ہے؟: ✹ جس مرد، یا عورت میں قربانی کے دنوں میں یہ تمام باتیں موجود ہوں اس پر قربانی واجب ہے۔

(۱) مسلمان ہو (غیر مسلم پر قربانی نہیں)
(۲) مقیم ہو (مسافر پر قربانی واجب نہیں)
(۳) نصاب کا مالک ہو (غریب پر قربانی واجب نہیں)
(۴) بالغ ہو (نابالغ پر قربانی واجب نہیں)
(۵) عاقل ہو (پاگل پر قربانی واجب نہیں)
(۶) آزاد ہو (غلام پر قربانی واجب نہیں) (بدائع)

قربانی کا مالی نصاب: ✹ قربانی واجب ہونے کے لئے ان پانچ قسم کی چیزوں کا اعتبار کیا جاتا ہے (۱) سونا (۲) چاندی (۳) روپیہ پیسہ (۴) تجارت کا مال (۵) ضرورت سے زیادہ سامان جس کی تفصیل یہ ہے: (۱) جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ صرف سونا ہو (۲) جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ صرف چاندی ہو (۳) جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی کی مالیت کے برابر صرف روپیہ پیسہ ہو (۴) جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی کی مالیت کے برابر صرف تجارت کا مال ہو (۵) جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی کی مالیت کے برابر صرف ضرورت سے زیادہ کسی بھی قسم کی کوئی چیز ہو (٦) جس کی ملکیت میں اوپر ذکر کی ہوئی تھوڑی پانچوں چیزیں یا ان پانچ میں سے دو یا زیادہ چیزیں اتنی مالیت کی ہوں کہ ان سب کو جمع کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جائے۔ ان میں سے ہر ایک پر قربانی واجب ہے۔

خلاصہ یہ کہ جس شخص کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا نقدی یا تجارت کا سامان یا ضرورت سے زیادہ سامان میں سے کوئی ایک چیز یا ان پانچوں یا ان میں سے بعض چیزوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو قربانی واجب ہے اور ایسے شخص کے لئے زکوٰۃ یا کوئی واجب صدقہ لینا بھی جائز نہیں ✸ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت صرافوں سے معلوم کی جاسکتی ہے، چونکہ سونے چاندی کی قیمت بدلتی رہتی ہے، اس لئے کسی ایک دن کی قیمت لکھ دینے سے غلط فہمی ہوگی ✸ ٹی وی، وی۔ سی۔ آر، ڈش، ناجائز مضامین کی آڈیو ویڈیو کیسٹیں جیسی چیزیں ضروریات میں داخل نہیں بلکہ لغویات ہیں، اور وہ تمام چیزیں جو گھروں میں رکھی رہتی ہیں اور سال بھر میں ایک مرتبہ بھی استعمال نہیں ہوتیں، ضرورت سے زیادہ ہیں اس لئے ان سب کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی ✸ رہائشی مکان، استعمالی کپڑے، سواری، صنعتی آلات، مشینیں اور دوسرے وسائلِ رزق جن کے ذریعے کوئی شخص اپنی روزی کماتا ہے ضرورت میں داخل ہیں

قربانی کے جانوروں کے احکام: قربانی صرف ان جانوروں کی جائز ہے اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بھیڑ، مینڈھا، بکری، بکرا، دنبی، دنبہ۔ ان جانوروں میں سے ہر ایک کی قربانی درست ہے ان کے علاوہ کسی دوسرے جانور کی قربانی درست نہیں، اگرچہ وہ جانور کتنا زیادہ قیمتی اور گوشت کتنا ہی لذیذ ہو یا گھر میں پالا ہوا ہو۔ لہٰذا نیل گائے، ہرن، گھوڑے، خرگوش، مرغ، بطخ، انڈے وغیرہ کی قربانی صحیح نہیں (عامۃ الکتب) ✸ ان جانوروں میں سے نر و مادہ دونوں قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ ✸ افضل ہے کہ قربانی کا جانور خوب صحت مند، خوبصورت اور بڑی جسامت کا ہو، چھوٹے جانوروں میں سب سے بہتر سینگوں والا چتکبرہ، (جس میں سفید وسیاہ دونوں قسم کے بال ہوں) اور خصی دنبہ مستحب ہے (بدائع، ہندیہ) ✸ بہتر یہ ہے کہ قربانی سے چند دن پہلے جانور کو گھر میں باندھ کر خوب کھلائے پلائے اور خاطر مدارات کرے (ایضاً) لیکن اس کے گلے اور پیروں وغیرہ میں گھنٹیاں گھنگرو نہ پہنائے کیونکہ اس کی حدیث میں ممانعت ہے اسی طرح فضول نمود ونمائش میں پیسہ خرچ نہ کریں ✸ قربانی کے جانور کی تصویر اتارنا، مارنا پیٹنا، کھانے پینے، گرمی سردی کا خیال نہ رکھنا یا کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانا گناہ ہے اسی طرح اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے خوامخواہ لوگوں کو دکھلاتے پھرنا گناہ کی بات ہے ✸ اگر کسی شخص پر قربانی واجب نہیں تھی یعنی وہ نصاب کا مالک نہیں تھا لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی لازم ہوگئی اس جانور کا بدلنا بھی جائز نہیں امیر کو بدلنا جائز ہے (خانیہ وغیرہ)

قربانی کی مقدار اور شرکت کے احکام: ✸ قربانی کی کم از کم مقدار ایک چھوٹا جانور (بھیڑ، بکری) یا

بڑے جانور (اونٹ، گائے، بھینس) کا ساتواں حصہ ہے ✹ ایک بڑے جانور میں کسی شریک کا حصہ اگر ساتویں حصہ سے بھی کم ہے مثلاً سات میں سے پانچ نے پورا پورا ایک ایک حصہ رکھا اور ایک نے ڈیڑھ حصہ رکھا اور ساتویں شخص کا صرف آدھا حصہ ہے یا سات افراد سے زیادہ شریک ہو گئے اور اس طرح سات سے زیادہ حصے بن گئے تو کسی شریک کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی (شامی) ✹ ایک چھوٹے (جانور، بکرا بکری، دنبہ، دنبی، بھیڑ، مینڈھے) کو صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی کیا جاسکتا ہے (ایضاً) ✹ اگر ایک بڑے جانور میں شریک سات سے کم ہوں (مثلاً دو، تین، چار، پانچ یا چھ افراد) اور بعض کا حصہ ساتویں حصہ سے زیادہ ہو لیکن کسی بھی شریک کا حصہ ایک بٹہ سات حصے سے کم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جائز ہے (ہندیہ) ✹ اونٹ کی قربانی میں بھی گائے کی طرح صرف سات حصے ہو سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، موطا امام مالک، دارمی) ✹ ایک بڑے جانور میں سب حصہ داروں کی نیت واجب قربانی کی ہو یا نفل قربانی کی ہو یا بعض کی نفلی اور بعض کی واجب کی نیت ہو، یا بعض کی قربانی کی نیت ہو اور بعض کی عقیقہ یا نکاح کے ولیمہ کی یا حجِ تمتع وغیرہ کی نیت ہو ہر طرح جائز ہے ✹ ایصال ثواب کے لئے نفلی قربانی رسول اکرم ﷺ یا کسی استاذ یا والدین یا کسی بھی فوت شدہ یا زندہ رشتہ دار و اجنبی کی طرف سے کرنا درست ہے یہ بھی جائز ہے کہ ایک شخص چھوٹے جانور یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قربانی کا ثواب کئی لوگوں کو پہنچائے اور یہ بھی جائز ہے کہ کئی لوگ مل کر ایک قربانی کا ثواب ایک یا زیادہ لوگوں کو پہنچائیں ✹ اگر کسی دوسرے شخص کی واجب قربانی کا حصہ اس کی اجازت کے بغیر گائے میں شامل کیا تو اس دوسرے شخص کی قربانی نہیں ہوگی اگرچہ قربانی کے بعد اجازت اور رقم بھی ادا کر دے اور اس صورت میں دوسرے شریکوں کی قربانی بھی نہیں ہوگی (وھو الاحوط، خلاصۃ الفتاویٰ، خانیہ وغیرہ) البتہ یہ شخص اگر اس دوسرے شخص کی طرف سے ہر دفعہ قربانی کیا کرتا ہے اور پہلے سے اس کا معمول ہے جس کا اس دوسرے شخص کو بھی علم ہے تو سب کی قربانی درست ہے (شامی) ✹ اگر ایک بڑے جانور میں کئی افراد شریک ہوں تو ہر شریک کا مسلمان ہونا قربانی صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے اگر کوئی ایک شریک بھی غیر مسلم ہو تو کسی ایک شریک کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو، کسی امر ضروری کا منکر نہ ہو مثلاً عقیدۂ ختمِ نبوت کا منکر، حدیث کا منکر وغیرہ اسی طرح ہر وہ شخص جو دین کے کسی ایسے حکم کا انکار کرتا ہو جس کا ثبوت قطعی اور یقینی ہو اور اس کا دینی حکم ہونا ہر عام و خاص کو معلوم ہو۔ اور اگر کوئی جماعت یا فرد ایسا ہو کہ جس کا کفر، شرک واضح قطعی اور یقینی نہ ہو اور تاویل وغیرہ کی وجہ اس پر حتمی کفر یا شرک کا فتویٰ نہ لگایا گیا ہو احتیاط اس میں ہے کہ اس کو بھی قربانی میں شامل نہ کیا جائے بلکہ

کوشش کی جائے کہ قربانی جیسی اہم اور عظیم الشان عبادت میں تمام شریک صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوں ✹ عام طور پر اس کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ سب شریک حلال روپیہ سے قربانی کرنے والے ہوں، بلا امتیاز ہر ایک کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

جانوروں کی عمر: ✹ اونٹ، اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر دو سال اور باقی جانوروں (بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، مینڈھا، بھیڑ) کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے ✹ بھیڑ یا دنبہ چکتی دار ہو یا بے چکتی اگر چھ ماہ یا زیادہ کا ہو اور اس قدر صحت مند، موٹا تازہ ہو کہ دیکھنے میں پورے سال کا معلوم ہوتا ہو جس کی پہچان یہ ہے کہ اگر سال کی بھیڑوں، دنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو دیکھنے والا ان میں عمر کا فرق نہ کر سکے تو سال سے کم عمر ہونے کے باوجود اس کی قربانی جائز ہے، اور اگر چھ ماہ سے کم عمر ہو تو کسی صورت میں قربانی درست نہیں خواہ بظاہر کتنا ہی بڑا اور صحت مند ہو۔

عیب دار جانور کی قربانی: قربانی کے لئے اخلاص کے ساتھ ساتھ اچھے سے اچھا اور عمدہ سے عمدہ جانور منتخب کرنا چاہئے اور افضل یہ ہے کہ قربانی کا جانور ہر قسم کے عیب اور نقص سے خالی ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اچھی اور عمدہ چیز پیش کی جا سکے۔ البتہ بعض عیب ایسے ہیں کہ اگر وہ جانور میں موجود ہوں تو قربانی ادا ہو جاتی ہے اور بعض عیب وہ ہیں کہ ان کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی تفصیل کے لئے اہل علم حضرات سے رجوع فرمائیں۔

قربانی کا وقت: قربانی کے تین دن ہیں یعنی ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ اس کے بعد چوتھے روز قربانی جائز نہیں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ قربانی کے تین دن حدیث سے ثابت نہیں حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ حضرت ابن عمر، حضرت انس، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے صراحت کے ساتھ قربانی کے تین دن ہونے کا ثبوت ہے (موطاء امام مالک) (محلی ابن حزم قال ابن حزم صحیح) (الجوہر النقی) (عمدۃ القاری)

✹ شہر اور قصبہ والوں کے لئے (یعنی جن مقامات پر جمعہ وعیدین کی نماز پڑھنا واجب اور صحیح ہو) قربانی کا وقت ۱۰/ ذی الحجہ کو عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور دیہات والوں کے لئے (یعنی جس جگہ جمعہ وعیدین کی نماز پڑھنا جائز وصحیح نہ ہو) صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے۔ اختتام میں کوئی فرق نہیں، دونوں کے لئے ۱۲/ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک وقت رہتا ہے، چنانچہ دیہات والے صبح صادق کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں اور شہر والے عید کی نماز کے بعد قربانی کر سکتے ہیں شہر میں کسی بھی جگہ عید کی نماز نہیں ہوئی تھی کہ کسی شہری نے قربانی کر دی تو قربانی نہیں ہوئی ✹ دیہات والوں کے لئے بہتر وقت یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد قربانی کریں اور شہر والوں کے لئے بہتر وقت یہ ہے کہ عید کا

خطبہ ہو جانے کے بعد قربانی کریں ✸ قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کرنے سے ہی قربانی ادا ہوتی ہے زندہ جانور صدقہ وغیرہ کر دینا کافی نہیں ✸ پہلا دن قربانی کے لئے سب سے بہتر ہے، پھر دوسرے دن کا درجہ ہے، پھر تیسرے دن کا ✸ دسویں رات کو یعنی عید کا دن شروع ہونے سے پہلے اور تیرہویں رات کو یعنی بارہ ذی الحجہ کو غروب کے بعد قربانی کرنا جائز نہیں البتہ گیارہویں یا بارہویں رات کو قربانی کرنا جائز ہے لیکن رگیں نہ کٹنے، یا ہاتھ کٹنے، یا جانور کے آرام میں خلل کے اندیشہ سے رات میں ذبح کرنا بہتر نہیں ✸ اگر کسی مالدار نے قربانی نہیں کی یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اب قربانی فوت ہوگئی، اگر اس نے قربانی کا جانور زبان سے منت مان کر متعین کر رکھا تھا، تو اب قربانی کے دن گزرنے کے بعد اسی زندہ جانور کو غریبوں پر صدقہ کر دے اگر بیچ دیا تو اس کی قیمت اور ذبح کر دیا تو اس کا سارا گوشت پوست صدقہ کر دے، اگر ذبح شدہ جانور کی قیمت زندہ سے کم ہے تو جتنی کم ہے اتنا صدقہ کرنا بھی ضروری ہے، اگر گوشت پوست میں سے کچھ خود استعمال کر لیا تو اس کی قیمت صدقہ کرے ✸ کسی شخص پر قربانی واجب تھی مگر اس نے غفلت کی اور قربانی نہیں کی تو اگر اس نے کوئی جانور متعین نہیں کیا تھا تو قربانی کے قابل درمیانی درجہ کی بھیڑ یا بکری کی قیمت غریبوں پر صدقہ کرنا واجب ہے، گائے کے ساتویں حصہ کی قیمت کا صدقہ کافی نہیں۔

ذبح کے احکام وآداب: (۱) ذبح کرنے کے لئے قربانی گاہ کی طرف جانور کو نرمی اور آہستگی سے ہانک کر لے جانا چاہیئے بلاضرورت ٹانگ، دم وغیرہ سے گھسیٹ اور کھینچ کر تکلیف نہ پہنچائی جائے حتی الامکان نرمی والا معاملہ اور برتاؤ کیا جائے (بدائع، ہندیہ) (۲) مستحب ہے کہ جانور کو تیز دھار دار چھری سے ذبح کرے (۳) ذبح کرنے کے بعد فوراً کھال نہ اتارے، بلکہ جسم کے ساکن اور ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرے (۴) دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے (۵) اگر اچھے طریقے سے ذبح کرنا جانتا ہو تو افضل یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، خود تجربہ نہ رکھتا ہو تو بہتر ہے کہ دوسرے سے ذبح کرائے، مگر خود بھی موجود رہے تو بہتر ہے (۶) جانور کو قبلہ رخ لٹائے اور خود ذبح کرنے والا بھی قبلہ رخ ہو (دونوں کا قبلہ رخ ہونا سنت مؤکدہ ہے) ✸ جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت تھی مگر ذبح بغیر نیت کے کر دیا تو بھی قربانی ہو جائے گی خریدتے وقت کی نیت بھی کافی ہے (ہندیہ) ✸ قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اور ذبح کے وقت صرف ایک مرتبہ بسم اللہ اکبر کہہ لینا کافی ہے مسلسل اور بار بار پڑھتے رہنا ضروری نہیں اگرچہ اس میں کوئی حرج بھی نہیں اس کے علاوہ اور کوئی دعا ضروری نہیں، البتہ سنت ہے کہ جانور ذبح کرنے کے لئے لٹانے کے بعد یہ دعاء پڑھے:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا اَنَامِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَااَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ.

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

ذبح کے وقت ان کاموں سے بچنا چاہئے: کند چھری سے ذبح کرنا، جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا، یا جانور کے سامنے چھری تیز کرنا، قبلہ رخ ہوئے بغیر ذبح کرنا، چھری ایسی بے احتیاطی سے چلانا کہ حرام مغز تک پہنچ جائے یا گردن کٹ کر الگ ہوجائے، ٹھنڈا ہونے سے پہلے سر کاٹنا یا کھال اتارنا یا حرام مغز کاٹنا یا گردن توڑنا یا ایک جگہ کے بجائے زیادہ جگہ سے ذبح کرنا (جیسا کہ بعض لوگ اونٹ کو تین تین جگہ سے ذبح کرتے ہیں) یا ٹھنڈا ہونے سے پہلے کسی قسم کی بھی تکلیف پہنچانا مکروہ وممنوع ہے اگرچہ جانور حلال ہوجائے گا۔

گوشت وغیرہ کے احکام: قربانی کا اصل مقصد گوشت وغیرہ حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کو پورا کرنے کے لئے مخصوص جانور کو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا اور خون بہانا ہے (شامی) یہی وجہ ہے کہ قربانی کا حکم پہلی امتوں میں بھی تھا لیکن گوشت کھانے کی اجازت نہ تھی اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہے کہ قربانی کا گوشت اس امت کے لئے حلال کردیا گیا۔ لہٰذا اگر کوئی ذرا بھی گوشت استعمال نہ کرے یا کسی وقت گوشت کے استعمال ہونے کی کوئی جگہ نہ ہو تب بھی قربانی کا حکم برقرار رہے گا ✹ افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کرکے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے رکھے، ایک حصہ رشتہ دار اور دوست واحباب میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غریبوں میں تقسیم کرے ✹ سارا گوشت تقسیم کرنا جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ عذر نہ ہو تو کچھ نہ کچھ خود بھی کھائے (شامی، ہندیہ) ✹ قربانی کا گوشت امیر، غریب، سید، اور غیر مسلم ہر ایک کو دینا جائز ہے (ہندیہ) ✹ گوشت کسی دوسری جگہ یا دوسرے شہر میں ضرورت مندوں کو بھیجنا بھی جائز ہے ✹ سارا گوشت گھر میں بھی رکھ سکتا ہے اس میں بھی کوئی حرج نہیں ✹ گوشت یا چربی بلکہ جانور کا کوئی حصہ بھی قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں مزدوری الگ سے دینی چاہئے ✹ قربانی کے گوشت کی ہڈیاں، سری پائے، یا کوئی بھی حصہ پکانے سے پہلے یا بعد میں فروخت کرنا جائز نہیں، اگر فروخت کردیا تو اس کی رقم غریبوں کو صدقہ کرنا ضروری ہے ✹ بعض لوگ سمجھتے

ہیں کہ اگر گوشت میں ہڈی نہ ہو تو وہ مکروہ ہوجاتا ہے یہ بے بنیاد بات ہے (اغلاط العوام) ✹ قربانی کے جانور کی چربی سے صابن یا کوئی اور چیز بنالینا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ✹ ذبح کرنے کے بعد گوشت میں جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ پاک ہے ✹ اگر بڑے جانور میں کئی شریک ہیں اور آپس میں گوشت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ پوری احتیاط سے وزن کر کے تقسیم کریں۔ اندازہ سے تقسیم کر لینا جائز نہیں۔ اگرچہ باہم کمی بیشی معاف کردیں، یہ شریعت کا حق ہے جو کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتا، وزن نہ کرنے میں کمی بیشی لازمی بات ہے جس میں سود کا گناہ ہوگا ✹ اگر وزن کی مشکل سے بچنا چاہیں تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ سری پائے یا کلیجی کے ٹکڑے کر کے ہر حصہ میں ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا جائے پھر اندازہ سے تقسیم کرنا بھی جائز ہوجائے گا ✹ وزن کر کے برابر تقسیم کرنا اس صورت میں ضروری ہے کہ شریک آپس میں تقسیم کرنا چاہیں، اور اگر سارا گوشت لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیں یا پکا کر ان کو کھلانا چاہیں تو جائز ہے اور اس صورت میں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر شریکوں میں سے کسی نے زبان سے منت مان کر قربانی اپنے اوپر واجب کی تھی تو اس کا حصہ الگ کر کے غریبوں پر صدقہ کرنا واجب ہے ✹ اگر کسی نے پورا جانور اپنے گھر کے افراد کے لئے کیا تو تقسیم کرنا ضروری نہیں مثلاً گائے خریدی اور اس کا ایک حصہ اپنے لئے ایک حصہ بیوی کے لئے اور باقی حصے بالغ اولاد کے لئے کئے، پھر ذبح کرنے کے بعد پورا گوشت تقسیم کئے بغیر گھر میں رکھ لیا تو جائز ہے ✹ ذبح شدہ حلال جانور کی سات چیزوں کا کھانا حرام ہے (۱) بہتا خون (۲) نر کی پیشاب گاہ (۳) خصیتین (یعنی کپورے) (۴) مادہ کی پیشاب گاہ (۵) غدود (۶) مثانہ (۷) پتہ۔ بعض نے حرام مغز کو بھی منع لکھا ہے۔

قربانی کی کھال کے احکام: ✹ قربانی کی کھال کا قربانی کرنے والے، اس کے اہل وعیال اور گھر کے دوسرے افراد کے لئے اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ جائے نماز، دسترخوان، مشکیزہ، ڈول، جراب، جوتا وغیرہ کوئی بھی چیز بنا کر استعمال کی جاسکتی ہے ✹ قربانی کی کھال، اون، آنتیں، گوشت، چربی یعنی جانور کا کوئی حصہ کسی خدمت اور مزدوری کے معاوضہ میں دینا جائز نہیں، بعض علاقوں میں کھال قصائی کو مزدوری کے طور پر دے دی جاتی ہے۔ قربانی کی کوئی چیز قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی اجرت الگ دینا چاہئے۔ امام اور مؤذن کو بھی حق خدمت کے طور پر دینا جائز نہیں ✹ قربانی کی کھال یا اس سے بنائی ہوئی چیز کو اگر روپے کے بدلہ میں فروخت کی تو حاصل ہونے والی رقم غریبوں پر صدقہ کرنا واجب ہے ✹ قربانی کی کھالوں کو اس کے صحیح شرعی مصرف میں لگانا قربانی کرنے والے کا شرعی فریضہ ہے۔ اس بارے میں آج کل بہت کوتاہی پائی جارہی ہے۔ قربانی کا جانور دیکھ بھال اور جانچ

پڑتال کر خریدنے اور اس کو اپنی بساط کے مطابق انجام دینے کا تو کچھ نہ کچھ اہتمام کیا جاتا ہے لیکن اس سے غفلت اختیار کی جاتی ہے کہ اس فریضہ کی تکمیل کرتے ہوئے کھال کو صحیح صحیح اتروایا جائے اور اس کو بہتر مصرف تک پہنچایا جائے بلکہ کھال اترنے کے بعد اسے کسی نہ کسی طرح اپنے سر بوجھ سمجھتے ہوئے اپنے یہاں سے اٹھوانے کی فکر رہتی ہے خواہ اٹھانے اور لیجانے والا کوئی بھی ہو حالانکہ جس طرح قربانی کرنا ایک مسلمان کی ذمہ داری اور ضرورت ہے اسی طرح کھال کو ایسی جگہ لگانا جو دنیا و آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہو یہ بھی اہم ضرورت اور ذمہ داری ہے۔ اور قیامت کے دن جس طرح قربانی واجب ہوتے ہوئے قربانی نہ کرنے کا سوال ہوگا یہ بھی پوچھا جائے گا کہ کھال کو اس کے صحیح مصرف میں خرچ کیا اور لگایا یا نہیں؟ اہل حق علماء کی زیرنگرانی دینی مدارس و جامعات دین کی اشاعت وحفاظت اور بقاء کا ذریعہ ہیں دشمنان اسلام ان کو مٹانے کے درپے ہیں ان حالات میں ان کے ساتھ تعاون بہت بڑی نیکی ہے اور ان کی طرف سے کسی کا عطیہ قبول کر لینا دینے والے کی نیک بختی اور خوش نصیبی ہے نہ کہ ان پر کوئی احسان ہے مسلمان کی سعادت اور خوش بختی کی نشانی یہ ہے کہ از خود ان کو اپنا مال پیش کریں۔ بہت سے لوگ قربانی کی کھالیں ہر مانگنے والے یا صرف جان پہچان والے یا نااہل اور دین سے ناواقف لوگوں کو دیدیتے ہیں جنہوں نے مختلف قسم کے رفاہی ادارے قائم کئے ہوئے ہیں، لیکن یہ لوگ شرعی اصولوں کے مطابق کھالوں کے استعمال سے یا تو واقف نہیں ہوتے یا جانتے ہوئے بھی غفلت اختیار کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو ہرگز قربانی کی کھالیں نہ دی جائیں۔

قطع رحمی کا وبال

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوئی جس میں کوئی شخص قطع رحمی (یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی) کرنے والا موجود ہو (بیہقی)

فائدہ: جس طرح صلہ رحمی سے اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، اسی طرح قطع رحمی کی وجہ سے اللہ جل شانہ اپنی رحمت روک لیتے ہیں، اور یہی نہیں کہ صرف قطع رحمی کرنے والے سے بلکہ اس کی پوری قوم سے رحمت روک لی جاتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص قطع رحمی کرتا ہے تو دوسرے لوگ اس کو صلہ رحمی پر آمادہ نہیں کرتے، بلکہ خود بھی اس کے جواب میں قطع رحمی کا برتاؤ کرنے لگتے ہیں (حقوق الوالدین ص ۱۱۸)

مقالات و مضامین

محمد امجد حسین

مسلمانوں کے شاندار ماضی کے درخشاں پہلو، روشن مستقبل کے لئے اپنے ماضی کی روایات کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے؟

یادِ عہدِ رفتہ

یاد عہد رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے — میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
ہاں دکھادے اے چشم تصور پھر وہ صبح وشام تو — دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

انسانی تہذیب وتمدن مادی لحاظ سے بھی آج ترقی کے جس بلند ترین مقام پر فائز ہے یہ مسلمانوں ہی کی ہزار سالہ درخشندہ ماضی کا تسلسل ہے اور سائنس (Science) وٹیکنالوجی (Technology) ترقی کی جس سدرۃ المنتہیٰ پر آج فائز ہے یہ ان مسلمان محققین ہی کی جاں فشانی، اولوالعزمی اور جگر کاوی کا ثمرہ اور پکا پکایا پھل ہے جن کو تاریخ ابن سینا، فارابی، جابر ابن حیان، البیرونی، ابن رشد، خیام، ابوبکر رازی، ابن خلدون، ابن بطوطہ وغیرہ کے نام سے دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ ایک ہزار سال تک شان و شوکت کے ساتھ تین براعظموں (ایشیاء، یورپ اور افریقہ) پر جہانبانی کرنے والی مسلم امہ کے وہ ثبوت تھے جنہوں نے آفاقی کتاب کے آفاقی پیغام

سَنُرِیُهِمۡ آیَاتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡ اَنۡفُسِهِمۡ [1]

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ [2]

میں چھپے رمز کو فاش کر کے آفاق وانفس کو اپنی تجربات کی جولانگاہ بنایا

اور اپنے نبی کے فرمان: اَلۡحِکۡمَةُ ضَآلَّةُ الۡمُؤۡمِن [3]

---

[1] پوری آیت یوں ہے سَنُرِیُهِمۡ آیَاتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٍ (حم سجدہ) عنقریب ہم دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ حق ان پر واضح ہو جائے کیا تیرا رب کافی نہیں گواہ ہر چیز پر

[2] اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ اللَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ (آل عمران) ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے الٹ پھیر میں عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں

[3] اَلۡحِکۡمَةُ ضَآلَّةُ الۡمُؤۡمِنِ فَحَیۡثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (ترمذی) ''حکمت (دانائی) مؤمن کی گمشدہ متاع ہے، پس جہاں وہ اس کو پالے وہی اس کا زیادہ حق دار ہے''

کے ذریعے سونپے گئے خزانے کے پاسبان بنے۔ اور اس طرح بنے کے پتھر سے جوہر کو نچوڑا، زمین کی پرتوں کو ٹٹولا سمندر کی تہوں کو کھنگالا، اور خلا کی وسعتوں کو ناپا۔ یہ مسلمان محققین ہی تھے جنھوں نے مابعدالطبیعاتی علوم وفنون کو نئے سانچوں میں ڈھالا، فلسفہ کی تمام شاخوں، الٰہیات، طبیعیات، ریاضیات اور فلکیات جو اہلِ یونان کی میراث سمجھے جاتے تھے ان مردہ فنون کو نئی زندگی بخشی اور ان کو از سر نو مرتب کر کے ان میں خاطر خواہ اضافے کیے، مسلمان خلفاء اور سلاطین نے ان کی بھرپور سرپرستی کی۔

یہ ان فرزندانِ اسلام مسلمان دانشوروں ہی کا تجدیدی کارنامہ ہے کہ فلسفہ ومنطق وغیرہ پر مشتمل وہ تمام عقلی علوم جو یونان میں محض ذہنی عیاشی کا ذریعہ اور ایک خاص طبقے تک محدود تھے معاشرے میں ان کا چلن عام کردیا اور ہیئت، جغرافیہ (Geography) تاریخ (History) طب (Medical) ریاضی (Mathematics) اور جیومیٹری (Geometry) وغیرہ علوم میں اپنے پیشرؤوں کے کام کو آگے بڑھایا اور وحی الٰہی کی روشنی میں غور وفکر، تجربہ اور مشاہدہ کے ذریعے ان علوم کو منتہٰی کمال تک پہنچایا، حالی مرحوم نے ''مدوجزر اسلام'' میں ان محققین کی خدمات کا یوں نقشہ کھینچا ہے:

ارسطو کے مردہ فنون کو جلایا — فلاطوں کو پھر زندہ کر دکھایا
ہر ایک شہر قریہ کو یونان بنایا — مزا علم وحکمت کا سب کو چکھایا
کیا بر طرف پردہ چشم جہاں سے — جگایا زمانے کو خواب گراں سے
ہر ایک میکدے سے بھرا جا کے ساغر — ہر ایک گھاٹ سے آئے سیراب ہوکر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر — گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر
حکمت کو ایک گم شدہ لال سمجھو — جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو
ہر ایک علم وفن کے جویا ہوئے وہ — ہر ایک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل ویکتا ہوئے وہ — سیاحت میں مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر ایک ملک میں ان کی پھیلی امارت — ہر ایک قوم نے ان سے سیکھی تجارت
کیا جا کے آباد ہر ملک ویراں — مہیا کیے سب کی راحت کے ساماں
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیاباں — انہیں کردیا رشک صحن گلستاں
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے — یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

(جاری ہے)

مقالات ومضامین

ابوعقبہ

نمازتہجد کی اہمیت اور فضیلت

پیارے نبی ﷺ کا رات کو قیام

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبید بن عمیر نے عرض کیا آپ ہمیں کوئی ایسی عجیب بات سنائیں جو آپ نے رسول اکرم ﷺ میں دیکھی ہو تو وہ رو پڑیں پھر فرمایا آپ راتوں میں سے ایک رات میں آٹھے اور فرمایا اے عائشہ مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس کو بھی پسند کرتی ہوں جو چیز آپ کو خوشی پہنچائے۔ چنانچہ آپ اٹھے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ روتے ہی رہے حتی کہ آپ کا دامن تر ہو گیا۔ پھر اتنا روئے کہ روتے روتے زمین بھیگ گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اذان دینے آئے تو آپ کو روتے ہوئے دیکھا عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سابقہ اور آئندہ کی لغزشیں معاف فرمادی ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قیام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب رات کو تہجد کی نماز ادا کرتے تو یہ دعا مانگتے

اے اللہ آنکھیں سوگئیں۔ ستارے چمک اٹھے جبکہ آپ حی وقیوم ہیں اے اللہ میری جنت کی طلب سست ہے اور جہنم سے بھاگنا کمزور ہے۔ اے اللہ آپ میرے لئے اپنے پاس سے ایسی ہدایت کا انتظام فرمادیں جو قیامت کے دن کام آئے۔ بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قیام

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں مکہ میں کوئی شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے زیادہ نماز پڑھنے

والا نہیں آیا۔

آپ رحمہ اللہ رات کو بیدار رہتے تھے اور روتے تھے حتی کہ آپ کے پڑوسی آپ پر ترس کھانے لگتے تھے امام ابو عاصم النبیل فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنی کثرتِ نماز کی وجہ سے وتد (میخ) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

ابن الجویریہ فرماتے ہیں میں حضرت حماد ابن ابی سلیمان حضرت محارب بن وثار اور حضرت علقمہ بن مرثد اور حضرت عون بن عبداللہ کی صحبت میں رہا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت بھی اختیار کی ان حضرات میں کوئی شخص بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے زیادہ احسن رات کو عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ میں کئی مہینہ آپ کی صحبت میں رہا آپ نے ان میں سے کسی رات بھی اپنا پہلو (بستر پر) نہیں رکھا۔

سیدہ عفیرۃ العابدہ رحمہا اللہ کا قیام

ان سے کہا گیا تم رات کو کیوں نہیں سوتی ہو؟ تو وہ روکر کہنے لگیں۔ میں بسا اوقات سونے کی خواہش کرتی ہوں مگر سو نہیں سکتی۔ پھر وہ شخص سو بھی کیسے سکتا ہے جس کے کراماً کاتبین نہ رات کو سوتے ہوں نہ دن کو۔

آپ رات کو اپنا پہلو زمین سے نہ لگاتیں بلکہ یہ کہتیں مجھے ڈر لگتا ہے کہ مجھ پر موت آ جائے اس حالت میں کہ جب میں نیند میں ہوں۔ آپ رونے سے نہیں تھکتی تھیں۔ کسی نے ان سے کہا تم کثرت گریہ سے سیر نہیں ہوتی؟ تو فرمایا انسان اپنی دوا اور شفا سے کیسے سیراب ہوسکتا ہے۔

آپ اپنی مناجات میں کہتیں:۔ میں نے اپنے ہر عضو سے علیحدہ علیحدہ نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! اگر آپ میری مدد کریں تو میں اپنی حسب توفیق ہر ہر عضو سے جس سے تیری نافرمانی ہوئی ہے تیری فرمانبردار بن جاؤں۔ آپ کا بھائی عرصہ دراز بعد ملا انہیں خوشخبری سنائی گئی تو رونے لگیں لوگوں نے کہا رونا کیسا آج تو خوشی اور سرور کا دن ہے اور بھی زیادہ رونے لگیں پھر فرمایا میں ذکر آخرت کے ساتھ اپنے دل میں سرور کا کوئی مقام نہیں پاتی بھائی کے آنے سے مجھے اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا وہ دن یاد آ گیا جب کوئی مسرور ہوگا اور کوئی موت کی پکار میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (انتخاب از اکابر کا مقام عبادت)

علم کے مینار محمد امجد حسین

ایک حدیث کے لئے مہینہ بھر کا سفر

علم کے مینار کے تحت مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو تاریخ کے گم گشتہ اوراق سے بازیافت کر کے اس میں سے خاص طور پر علمائے اسلام کے شاندار علمی کارناموں اور تحصیل علم کے راستہ میں ان کو پیش آنے والے آلام ومصائب کو انشاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام کے سامنے پیش کیا جائے گا..........(ادارہ)

بخاری شریف کتاب العلم میں ایک عنوان ہے ’’طلب علم میں گھر سے نکلنا اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا صرف ایک حدیث کی خاطر، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے جانا اور مسلسل ایک مہینہ تک سفر کرنے کے بعد ان تک پہنچنا۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ عنوان قائم فرما کر درحقیقت اس حدیث کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جسے انہوں نے اپنی کتاب ’’الادب المفرد‘‘ باب المعانقہ میں حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے بیان کیا ہے، اور اس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

مجھے کسی نے بتایا کہ فلاں مقام پر ایک صحابی رسول کو ایک حدیث معلوم ہے، جسے انہوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ سن کر میں نے ایک اونٹ، سامان سفر کی تیاری کی اور ایک مہینہ مسلسل سفر کرتا ہوا ملک شام پہونچا، وہاں معلوم ہوا کہ وہ صحابی رسول عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہیں، میں ان کے مکان پر پہونچا اور دربان سے یہ کہا: اندر جا کر کہو، دروازہ پر جابر کھڑا ہے!!! اُس نے کہا حضرت عبداللہ کے صاحبزادے؟.......حضرت عبداللہ بن انیس خبر ملتے ہی باہر تشریف لائے اور مجھے گلے سے لگا لیا، میں نے کہا: سنا ہے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے، مجھے ڈر لگا کہ کہیں میں یا خدانخواستہ آپ اس دنیا سے چلے گئے تو میں اُس حدیث کو سننے سے رہ جاؤں گا۔

انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ، قیامت میں لوگوں کو ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ سب ننگے، بلا ختنہ کئے ہوئے اور ’’بہم‘‘ ہوں گے!! ہم نے پوچھا: حضور یہ ’’بہم‘‘ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی رتی برابر چیز بھی نہ ہوگی.......

پھر خدائے ذوالجلال ایک ایسی آواز میں خطاب فرمائے گا جسے ہر شخص خواہ نزدیک ہو یا دور، یکساں طور پر

سنے گا......ندا آئے گی ...."میں شہنشاہ ہوں، اور خیر و شر کا بدلہ دینے والا ہوں، آج یہ ممکن نہیں کہ کسی دوزخی کا کسی جنتی پر کوئی مطالبہ ہو اور وہ اس کا حساب دیئے بغیر جنت میں چلا جائے، یا کسی جنتی کا کسی دوزخی پر کوئی مطالبہ ہو اور وہ اس کا حساب دیئے بغیر دوزخ میں ڈال دیا جائے، یعنی جنتی جنت میں، اور دوزخی دوزخ میں حساب صاف اور بے باق ہونے کے بعد ہی جائیں گے۔

وہ کہتے ہیں: میں نے حضور سے پوچھا یہ حساب کس طرح چکایا جائے گا، حالانکہ ہم خدا کے پاس ننگے اور خالی ہاتھ ہوں گے؟ نیکیوں اور برائیوں کے ذریعہ......یعنی یہ بدلہ نیکیوں اور برائیوں کے ذریعہ ہوگا (الادب المفرد: باب المعانقہ ص ۳۳۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح الباری" میں اس حدیث کی تشریح کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں آنحضرت ﷺ کی ایک ایک حدیث اور آپ کی ایک ایک سنت معلوم کرنے کا کس قدر جذبہ تھا۔

تجارت میں سچ بولنا

تجارت کو بظاہر دنیاداری کا کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر تجارت اس نیت سے کی جائے کہ اس کے ذریعہ رزق حلال حاصل کیا جائے گا، اور اس سے اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال کے حقوق ادا کئے جائیں گے تو تجارت کا سارا کام اجر و ثواب کا ذریعہ بن جاتا ہے، بشرطیکہ اس میں ناجائز کاموں سے پرہیز کیا جائے۔ چنانچہ تجارت میں سچائی اور امانت کو اپنا معمول بنانے والے کی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (ترمذی)

جو تاجر سچا اور امانت دار ہو، وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

تذکرہ اولیاء طارق محمود

تذکرہ اولیاء کے تحت اولیائے کرام اور بزرگان دین، صحابۂ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آمیز واقعات وحالات اوران کی تعلیمات وہدایات پیش کئے جائیں گے...............................(ادارہ)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ

اسلام ہر لحاظ سے ایک ممتاز مذہب ہے اور ہر ہر پہلو سے اپنے اندر ایک امتیازی شان رکھتا ہے، اسلام کے منجملہ امتیازی خصوصیات میں سے ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حقانیت کے روشن اور واضح دلائل صرف کتابوں کے اوراق میں ہی منحصر نہیں، جس سے صرف اہل علم ہی کے کام و دہن لطف اٹھا سکیں اور دل و دماغ ایمانی حلاوت پاسکیں، بلکہ اسلام کی حقانیت کے چلتے پھرتے اور جیتے جاگتے نمونے زندہ انسانوں کی شکل میں خود ہمارے گردو پیش میں موجود ہوتے ہیں، جن کی پوری زندگی ایک کھلی کتاب ہوتی ہے اور اس کے مطالعہ کے لئے صرف بصیرت والا دل اور بصارت والی آنکھ ہی کافی ہوتی ہے، کسی اور خارجی علم کی ضرورت نہیں ہوتی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک کوئی زمانہ ان پاکیزہ شخصیات اور کامل انسانوں سے خالی نہیں رہا اور ان میں سے ہر فرد نے جہد ووفا اور عزیمت کی ایک نئی داستان رقم کی

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

صحابۂ کرام، تابعین اور سلف صالحین میں سے تو ہر فرد آسمان ہدایت کا آفتاب وماہتاب تھا، اور راہ جہد ووفا کا راہرو تھا۔ اور اعمال، اخلاق، معاشرت، معاملات کا ایک جامع نمونۂ عمل تھا۔ ہزاروں بیانات ووعظ وتذکیر کی مجلسیں اور ریاضت ومحنت وہ کام نہیں دیتیں۔ جو ان کی ایک مرتبہ کی زیارت کام کر جاتی۔ شاعر نے کیا خوب کہا ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

ترجمہ: اولیاء کی صحبت میں ایک لمحہ رہنا سو سال کی بے ریاء عبادت سے بہتر ہے۔

آج جبکہ ہماری آنکھیں ان مقدس وپاکیزہ بزرگوں کی زیارت وصحبت سے لطف اندوز تو نہیں ہوسکتیں،

تو ان زندہ جاوید ہستیوں کا تذکرہ، ان کے احوال اور کارناموں سننا سنانا بسا اوقات وہ کام کر جاتا ہے جو کام ان کی زیارت وصحبت سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان فطرتاً اپنی جنس کے احوال وکارناموں سے خاص طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اور اسی لئے قرآن مجید نے دین کے واقعات کو عزت فرمایا (کہ ان سے دین کو عزت ملتی ہے) اور قوموں کی ہدایت واصلاح کے لئے ان کو رکن اعظم قرار دے کر قرآن مجید کا بہت بڑا حصہ اس میں استعمال کیا ہے۔

اس وجہ سے اسی وقت ارادہ ہوا کہ علمائے سلف کی تاریخ کا ایک ورق اپنے قارئین کے سامنے کھولا جائے، تاکہ وہ آنکھیں جو ان کی زیارت سے محروم ہیں، کم از کم ان کے ذکر سے اپنے دلوں کو مطمئن کرسکیں۔

فَاِنَّنِیْ اِنْ اَرَی الدِّیَارَ بِطَرَفِیْ فَلَعَلِّیْ اَرَی الدِّیَارَ بِسَمْعِیْ

ترجمہ: دیارِ محبوب کا آنکھوں سے دیکھنا تو نصیب نہ ہوا، شاید کانوں ہی کے ذریعہ اس کے حالات سن کر زیارت کا کام نکال سکوں:

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں۔ ۴۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اس زمانہ میں بڑے بڑے صحابہ کرام علم وفضل کے دریا بہا رہے تھے۔ اور ایک عالم ان کے فیض سے مستفید ہو رہا تھا۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم جیسے بڑے بڑے صحابہ کرام سے علم حاصل کیا۔

یوں تو آپ کے اس زمانہ میں صحابہ کرام کی مقدس جماعت کے بہت سی ہستیاں موجود تھیں۔ مگر آپ نے تحصیل علم اور روایت حدیث زیادہ تر دو ہی حضرات سے کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر اور خیر الامۃ حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما۔ ان دو حضرات میں سب سے زیادہ آپ پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علوم کا غلبہ تھا۔ اور قرأت اور تفسیرِ قرآن خصوصیت کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے حاصل کی۔

تقویٰ اور تواضع: ایک مرتبہ آپ سے کسی شخص نے درخواست کی کہ آپ قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھ دیجئے تو غضب ناک ہو کر فرمایا کہ خدا کی قسم میرے لئے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے سے زیادہ آسان ہلاک ہو جانا ہے۔ کیونکہ میں اس عظیم الشان کام کی اہلیت نہیں رکھتا (ابن خلکان ص ۲۸۹) (............جاری ہے)

پیارے بچو! طارق محمود

آج کے بچے کل آنے والے زمانے کے لئے ملک وملت کا سرمایہ اور خام مال ہیں، مستقبل کی امارت گری کا دارومدار اس نوخیز نسل کی بہتر تعلیم وتربیت پر ہے، ماہنامہ التبلیغ میں اس مقصد کے لئے ''**پیارے بچو!**'' کے عنوان سے اصلاحی وتربیتی سلسلہ شروع کیا جارہا ہے ....(ادارہ)

ہمارا خالق کون؟

پیارے بچو! آج ہم آپ کو بتاتے ہیں، کہ ہم سب کو اور ہمارے بہن، بھائیوں، والدین اور سب رشتہ داروں اور زمین وآسمان سب کو کس نے بنایا۔آپ ذرا تھوڑی دیر کے لئے سوچیں کہ ہم جس زمین کے اوپر چلتے پھرتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کوراضی کرتے ہیں یہ کتنی بڑی زمین ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم قسم کی مخلوقات اس زمین پر رہتی ہیں۔طرح طرح کے آدمی اور طرح طرح کے جانور اس زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔نہ آدمیوں کی کوئی حد ہے۔اور نہ جانوروں کا کوئی شمار ان کی صحیح تعداد اور گنتی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے یہ سب کس نے پیدا کئے؟ پھر اس زمین پر اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔اور ان پہاڑوں سے دریا نکلتے ہیں اور کتنے بڑے بڑے سمندر ہیں۔اور سمندر کے اندر طرح طرح کے جانور ہیں۔یہ سب کس نے پیدا کئے ہیں؟ پھر آپ آسمان کی طرف دیکھیں، جو ہمارے سروں کے اوپر بغیر کسی ستون کے قائم ہے اور گرم گرم سورج کو دیکھیں، جس کی روشنی سے تمام دنیا روشن ہوتی ہے۔اور اندھیری رات میں چمکنے والا اور آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والا چاند اور اس کے اردگرد چمکنے والے چھوٹے چھوٹے ستارے سب کس نے بنائے ہیں؟ آپ اپنے دماغ سے سوچیں، دل میں خیال کریں۔آنکھوں سے جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں کانوں سے جن چیزوں کو سنتے ہیں، دماغ سے جن چیزوں کو سوچتے ہیں، دل میں جن چیزوں کا خیال آتا ہے۔ان سب چیزوں کو کس نے بنایا ہے؟ وہ کون ہے جس نے سب کو بنایا اور اس کو کسی نے نہیں بنایا۔آپ سب یہی کہیں گے کہ ''اللہ تعالیٰ''۔

اللہ تعالیٰ ہی ایسی ذات ہیں جس نے سب کو بنایا ہے اور اس کو کسی نے نہیں بنایا۔

پھر آپ اس پر غور کریں کہ آسمان سے بارش کی صورت میں پانی کون برساتا ہے؟ اور پھر اس پانی کے

ذریعے زمین پر طرح طرح کے درخت کس نے اگائے ؟ اور پھر ان درختوں پر پھل کس نے لگائے ؟ اور طرح طرح کے پھل ہم کو کس نے کھلائے ؟ اور میٹھا میٹھا پانی ہمیں کس نے پلایا ؟ اور اس پانی کے ذریعے ہماری پیاس کس نے بجھائی ؟ آپ سب یہی جواب دیں گے۔ کہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اسی طرح ہم جب بیمار ہوتے ہیں، کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں، ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو تکلیف اور ضرورت کے وقت کس کو یاد کرتے ہیں؟ اور کس سے فریاد کرتے ہیں؟ ہمیں بیماری سے شفا کون دیتا ہے؟ مصیبت اور تکلیف سے نجات کون دیتا ہے؟ اور ہماری ضرورت کو کون پورا کرتا ہے؟ آپ سب یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی یہ سارے کام کرتے ہیں۔

اچھا ابھی آپ ایک اور طریقے سے غور کریں اگر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی بارش کی صورت میں نہ برسائے زمین سے درخت اور فصلیں نہ اُگائے اور ہمارے کھانے کے لئے چیزیں پیدا نہ کرے۔ اور ہمارے پینے کے لئے میٹھے پانی کا بندوبست نہ کرے اور ہمیں بیماری میں شفا نہ دے اور مصیبت اور تکلیف کی حالت سے نجات نہ دے اور ہماری ضرورتوں کو پورا نہ کرے، تو کیا کوئی اور ایسی ذات ہے جس کو ہم بھوک کی حالت میں پکاریں، جس کو ہم پیاس کی حالت میں یاد کریں، جس سے ہم بیماری سے اچھا ہونے کی دعا کریں، جس سے ہم اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کی درخواست کریں۔ آپ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جو یہ سارے کام پورے کرے اور ان مسائل کا حل کرے۔

پھر اس کے بعد ہمیں یہ عقیدہ اور یقین رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو بھوکا رکھنا چاہے۔ تو کوئی ہمیں روزی نہیں دے سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں پیاسا رکھنا چاہے تو کوئی ہمیں پانی دینے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بیمار رکھنا چاہئے تو کوئی اچھا کرنے والا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عزت دینا چاہے تو کوئی ذلت دینے والا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل کرنا چاہے تو کوئی عزت دینے والا نہیں اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گناہوں پر عذاب دینا چاہے تو کوئی عذاب سے روکنے والا نہیں۔

صدقۂ جاریہ و تبلیغ دین

آپ کے پاس اگر مذہبی لٹریچر اور کتب موجود ہیں تو ان کو ردی میں ڈالنے اور ضائع کرنے کے بجائے ہمارے ادارہ کی لائبریری میں جمع کرا کر صدقۂ جاریہ و تبلیغ دین کے ثواب میں شریک ہوسکتے ہیں.............. (ادارہ)

بزمِ خواتین

محمد امجد حسین

''**بزمِ خواتین**'' کے عنوان کے تحت خواتین سے متعلق بنیادی شرعی احکام اور اصلاحی مضامین کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، تاکہ خواتینِ اسلام کو گھر بیٹھے اپنے دین سے بقدرِ ضرورت آ گاہی حاصل ہو اور اپنے حقوق وفرائض کا علم ہو، اس طرح بچوں کی تعلیم وتربیت اور گھر گرستی کی خوبی وخوش اسلوبی میں ان کا کردار نکھر کر سامنے آئے گا..................(ادارہ)

خواتینِ اسلام کے لئے قرآنی ہدایات

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ ممتحنہ)

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) جب آپ کے پاس ایمان والیاں آپ سے بیعت کرنے آئیں تو اِن باتوں کا اقرار لیجئے (۱)......وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی (۲)......چوری نہیں کریں گی (۳)......بدکاری نہیں کریں گی (۴)......اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی (۵)......اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنا کے نہیں لائیں گی (یعنی غیر کا نطفہ شوہر کی طرف منسوب نہیں کریں گی) (۶)......کسی اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

تب آپ ان کو بیعت کرلیں اور ان کے لئے بخشش کی دعا کریں اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے

عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرتی رہے اور رمضان کے روزے رکھتی رہے اپنی عصمت کی حفاظت کرتی رہے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی رہے تو قیامت کے روز اس سے کہا جائے گا۔ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ (الحدیث، مسند احمد)

خواتین اسلام کا بارگاہ رسالت میں خراجِ عقیدت

ہم آپ پر درود وسلام بھیجتے ہیں یارسول اللہ ایسے طبقہ کا درود وسلام جس پر آپ کا بڑا احسان ہے، آپ نے ہم کو خدا کی مدد سے جاہلیت کی بیڑیوں اور بندشوں، جاہلی عادات وروایات، سوسائٹی کے ظلم اور مردوں کی

زوردستی اورزیادتی سے نجات بخشی، لڑکیوں کے زندہ درگور کرنے کے رواج کو ختم کیا، ماؤں کی نافرمانی پر وعید سنائی، آپ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے، آپ نے وراثت میں ہم کو حصہ دلایا، یوم عرفہ کے مشہور تاریخی خطبہ میں بھی آپ نے ہمیں فراموش نہیں کیا، اور کہا ''عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو اس لئے کہ تم نے ان کو اللہ کے نام کے واسطے سے حاصل کیا ہے'' اس کے علاوہ مختلف مواقع پر آپ ﷺ نے مَردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک، ادائے حقوق اور بہتر معاشرت کی ترغیب دی، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے طبقہ کی طرف سے وہ بہتر سے بہتر جزاء دے جو انبیاء و مرسلین اور اللہ کے نیک اور صالح بندوں کو دی جاسکتی ہے (کاروان مدینہ ص ۹۸)

قطرات اشک

مجروح یدکفار سے ملت کی آبرو — زخمی ہے روحِ جسدِ ملی لہولہو
تثلیث ہے توحید سے پھر برسرپیکار — صلیب کو ہے ہدمِ مذہب کی آرزو
تاریخ اپنی یاد کرغیور مسلمان — لرزاں تھے دہر میں تیری ہیبت سے کاخ وکو
پابندِ حکم تھے تیرے حشرات اوردرند — طاعت گذار تھے ترے دریاوآب جو
دیتے ہیں دشت وکوہ تری عظمت کی گواہی — سکہ رواں تھا تیرا زمانے میں چار سو
تاج سرکسریٰ بھی تھا قدموں میں سجدہ ریز — کرتا رہا جب خونِ مقدس سے توضو
کیابات ہے ذلیل ہے کیوں آج مسلماں — چھوٹی ہے اپنے رب کی تجھ سے بندگی کی خو
تہذیبِ مغرب توفقط اک سراب ہے — پھرتاہے سراب بھرا پہلو میں ہے سبو
توآج ہے تہذیب فرنگ کا پرستار — اسلاف کوہردم رضائے حق کی جستجو
احقر وقت عصر ہے تیرا اب تو باز آ — ڈوباہوا ہے گناہوں میں سربسر موبہ مو

(عبدالحلیم احقرؔ اچھڑیاں، مانسہرہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟ محمد انس رضوان

کیا آپ جانتے ہیں؟ کے تحت دلچسپ معلومات اور مفید تجزیات پیش کئے جائیں گے

قرآن میں ''قرآن''

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری الہامی کتاب ہے جسے حق تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اپنے آخری نبی محمد ﷺ پر نازل کیا، قرآن کا لفظ خود اس وحی میں بار ہا آیا ہے، سورہ بقرہ آیت ۱۸۵ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ''مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن'' (معارف القرآن ج ا ص ۴۴۶)

اس کے علاوہ سورہ یونس آیت ۳۷ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۶ سورہ طہ آیت ۱۱۴ سورہ فرقان آیت ۳۰، ۳۲ سورہ نحل آیت ۹۷، سورہ واقعہ آیت نمبر ۷۷، سورہ قیامہ آیت نمبر ۱۷، سورہ حم سجدہ آیت نمبر ۲۶ اور سورہ روم کی آیت ۵۵ کے بشمول تقریباً ۶۱ مقامات پر قرآن میں لفظ ''قرآن'' آیا ہے۔

قرآن نام رکھنے کی وجہ:...... بہت سی وجوہ بیان کی گئیں ہیں جن میں سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ کتاب اللہ کا یہ نام کفارِ عرب کی تردید میں رکھا گیا ہے وہ کہا کرتے تھے۔

لَاتَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِیْهِ (سورہ حم سجدہ پ ۲۴)

ترجمہ: تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس کی تلاوت کے دوران لغو باتیں کیا کرو۔

یہ نام رکھ کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ قرآن کریم کی دعوت کوان اوچھے ہتھکنڈوں سے دبایا نہیں جاسکتا، یہ کتاب پڑھنے کے لئے نازل ہوئی ہے اور تا قیامت پڑھی جاتی رہے گی، چنانچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم ساری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے (علوم القرآن ص ۲۴)

مختلف نام:...... امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں قرآن مجید کے دیگر صفاتی ناموں کی تعداد پچاس سے زائد بتلائی ہے جو متفرق مقامات پر قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں آئے ہیں (تہذیب وترتیب الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۱) وگرنہ حقیقی نام تو صرف پہلے پانچ ہی ہیں

القرآن، الفرقان، الذکر، الکتاب، التنزیل، الکلام، المبین، البرھان، النور، الکریم، احسن الحدیث، الموعظۃ، الحکمۃ، الشفاء، الھدی، الرحمۃ، الخبر، البیان، النعمۃ، المبارک، العلی، الحکیم، المھیمن، المصدق،

الحبل ، الصراط المستقیم، القیم ، المثانی ، المتشابہ، القول الفصل ، الوحی ، العربی ، البصیر، العلم، الحق ، الھادی ، العجب، التذکرۃ ، العروۃ الوثقی ، الصدق ، العدل ، الامر، البشیر ، المجید، النذیر، العزیز، المصحف ، المکرّم ، المطھر ، البشریٰ، المرفوع۔

اصطلاحی تعریف:......قرآن کریم کی متفق علیہ اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول الینا نقلامتواترا بلاشبہ

اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا گیا، اور آپ ﷺ سے بغیر کسی شبہ کے تواتراً منقول ہے (علوم القرآن ص ۲۴، ۲۵)

ضرورتِ قرآن مجید:......جب قرآن مجید نازل کیا گیا اس وقت درج ذیل وجوہ کی بنا پر ایسی جامع کتاب ہدایت کی ضرورت تھی (۱) ایسے وقت میں انسانوں کی ہدایت کے لئے کسی صحیح آسمانی کتاب کا نہ ہونا (۲) دوبارہ توحید کو قائم کرنا (۳) کتبِ سابقہ کے برحق ہونے کی تصدیق (۴) نسل انسانی سے نفرت وتعصب کو دور کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا (۵) بتوں، بندوں اور مختلف اشیاء کی معبودیت سے ہٹا کر معبود وحدہ لاشریک لہ کی عبادت پر لانا (۶) تکمیل انسانیت (۷) تکمیل شریعت۔

منزلوں، رکوعات اور سورتوں کی تعداد:......سات منزلیں ہیں پہلی منزل سورۃ الفاتحہ سے سورہ نساء تک ہے، دوسری منزل سورہ مائدہ سے سورہ توبہ تک ہے، تیسری منزل سورہ یونس سے سورہ نحل تک ہے، چوتھی منزل سورہ بنی اسرائیل سے سورہ فرقان تک ہے، پانچویں منزل سورہ شعراء سے سورہ یٰس تک ہے، جبکہ چھٹی منزل کا آغاز سورہ الصافات سے ہوتا ہے اور اختتام سورہ حجرات پر ہوتا ہے اور ساتویں منزل سورہ ق سے شروع ہو کر سورہ الناس تک جاتی ہے، جہاں تک رکوعات کی تعداد کا تعلق ہے تو یہ ۵۴۰ اور سورتیں ۱۱۴ ہیں۔

آیات کی تعداد:......قرآن مجید کی آیات کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال میں سے ایک قول ۶۵۰۰ آیات کا اور دوسرا قول یہ ہے ۶۶۱۶ آیات ہیں، مگر علامہ دانی رحمہ اللہ نے اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ قرآنی آیات کی تعداد ۶۰۰۰ ہے، لیکن اس کے بعد اس تعداد سے زیادتی کے بارے میں علماء کے آپس کا یہ اختلاف ہے کہ بعض نے یہ زیادتی مانی اور بعض نے نہ مانی (اتقان ص ۶۷)

آیات کی تقسیم اور کلمات کی تعداد:......جبکہ قرآن مجید کے کل کلمات کی تعداد ۷۷۹۳۴ ہے (اتقان ص ۷۰) قرآن مجید میں کل ۵۳۲۲۳ زیریں ہیں۔ زبروں کی تعداد ۳۹۵۸۲ ہے اور پیشوں کی

تعداد ۸۸۰۴ ہے، مدات ۱۷۷۱ ہیں، قرآن مجید میں کل ۲۷۴ تشدید استعمال ہوئے ہیں جبکہ قرآن مجید میں کل نقاط کی تعداد ۱۰۵۶۸۴ ہے (اسلامی انسائیکلو پیڈیا ص ۱۳۱۵)

حروف کی تعداد:......حروف کی تعداد (۱) الف ۴۸۷۴۰ (۲) ب ۱۱۴۲۰ (۳) ت ۱۴۰۴ (۴) ث ۱۰۴۸۰ (۵) ج ۳۳۲۲ (۶) ح ۴۱۳۸ (۷) خ ۲۵۰۳ (۸) د ۵۹۹۸ (۹) ذ ۴۹۳۴ (۱۰) ر ۲۲۰۶ (۱۱) ز ۱۶۸۰ (۱۲) س ۵۷۹۹ (۱۳) ش ۲۱۱۵ (۱۴) ص ۲۷۸۰ (۱۵) ض ۱۸۸۲ (۱۶) ط ۱۲۰۴ (۱۷) ظ ۸۴۲ (۱۸) ع ۹۴۷۰ (۱۹) غ ۱۲۲۹ (۲۰) ف ۹۸۱۳ (۲۱) ق ۸۰۹۹ (۲۲) ک ۸۰۲۲ (۲۳) ل ۳۳۹۲۲ (۲۴) م ۲۸۹۲۲ (۲۵) ن ۱۷۰۰۰ (۲۶) و ۲۵۵۰۶ (۲۷) ھ ۲۶۹۲۵ (۲۸) لا ۱۴۷۰۷ (۲۹) ی ۲۵۷۱۷ (فتوحات الٰہیہ ص ۵)

مکی و مدنی ادوار اور سورتوں کے نزول کا زمانہ:......قرآن مجید کے بعض حصے چونکہ مکہ مکرمہ اور بعض مدینہ منورہ میں نازل ہوئے اس بناء پر سورتوں کی مکی اور مدنی تقسیم معروف ہے کہ جو سورتیں قبل از ہجرت نبوی ﷺ (یعنی حضور ﷺ کے قیام مکہ کے زمانہ میں) نازل ہوئیں، خواہ ان کا نزول شہر مکہ کی حدود سے باہر ہی ہوا ہو مکی کہلاتی ہیں اور جو سورتیں بعد از ہجرت نبوی ﷺ (یعنی حضور ﷺ کے قیام مدینہ کے زمانہ میں) نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں، خواہ ان کا نزول شہر مدینہ کی حدود سے باہر ہی کیوں نہ ہوا ہو (اتقان ص ۹) مکی دور ہجرت سے گیارہ سال قبل ۱۷ر رمضان سے شروع ہوتا ہے اور ۱۱ر ربیع الاول ۱ھ پر ختم ہوتا ہے یعنی مکی دور ۴۴۲۰ دنوں پر مشتمل ہے جن میں ہجرت کے ''۱۱'' دن بھی شامل ہیں اور مدنی دور ''۱۲'' ربیع الاول ۱ھ سے شروع ہوتا ہے جو کہ ۳۴۳۵ دنوں پر مشتمل ہے، اور نزول قرآن کا پورا زمانہ تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ اور ۱۴ دن بنتا ہے، مختلف روایات پر مدت کا یہ تعین تخمینی ہے قطعی نہیں۔

سورتوں کی مکی اور مدنی تقسیم:......قرآن مجید کی یہ ترتیب جو ہمارے سامنے موجود ہے یہ ترتیب توقیفی ہے، ترتیب نزولی اس سے مختلف ہے جس کے مطابق مکہ و مدینہ ہر دو مقامات پر اترنے والی سورتوں کے الگ الگ اسماء ذیل میں بالترتیب لکھے جاتے ہیں۔

اسی کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ سورہ فاتحہ کے نزول کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ دو مرتبہ نازل ہوئی ہے، ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ میں اسی طرح سورہ شمس کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی یا مدینہ میں مگر امام سیوطی رحمہ اللہ اسے مدنی سورتوں میں شمار کیا ہے (شرح الجمل ص ۳)

مکی سورتیں:......العلق۔ القلم۔ المزمل۔ المدثر۔ اللھب۔ التکویر۔ الاعلی۔ اللیل۔ الفجر۔ الضحی۔ الم

نشرح ۔ العصر ۔ العادیات ۔ الکوثر ۔ التکاثر ۔ الماعون ۔ الکافرون ۔ الفیل ۔ الاخلاص ۔ النجم ۔ عبس ۔ القدر ۔ البروج ۔ التین قریش ۔ القارعہ ۔ الھمزہ ۔ المرسلات ۔ قٓ ۔ البلد ۔ الطارق ۔ الفجر ۔ صٓ ۔ الاعراف ۔ یٰس ۔ الفرقان ۔ فاطر ۔ مریم ۔ طٰہٰ ۔ الواقعۃ ۔ الشعرا ۔ النمل ۔ بنی اسرائیل ۔ یونس ۔ ھود ۔ یوسف ۔ الحجر ۔ الانعام ۔ الصافات ۔ لقمان ۔ سباء ۔ الزمر ۔ المؤمن ۔ حم السجدہ ۔ حم عسق ۔ الزخرف ۔ الدخان ۔ الجاثیہ ۔ الاحقاف ۔ الذاریات ۔ الغاشیہ ۔ الکھف ۔ النحل ۔ نوح ۔ ابراھیم ۔ الانبیاء ۔ المؤمنون ۔ السجدہ ۔ الطّور ۔ الملک ۔ الحاقہ ۔ المعارج ۔ النباء ۔ النازعات ۔ الانفطار ۔ الانشقاق ۔ الروم ۔ العنکبوت ۔ المطففین ۔

مدنی سورتیں:...... البقرہ ۔ الانفال ۔ آل عمران ۔ الاحزاب ۔ الممتحنہ ۔ النساء ۔ الزلزال ۔ الحدید ۔ محمد ۔ الرعد ۔ الرحمٰن ۔ الدھر ۔ الطلاق ۔ البینہ ۔ الحشر ۔ الفلق ۔ الناس ۔ النصر ۔ النور ۔ الحج ۔ المنافقون ۔ المجادلہ ۔ الحجرات ۔ التحریم ۔ الصّف ۔ الجمعہ ۔ التغابن ۔ الفتح ۔ التوبہ ۔ المائدہ ۔

مضامین قرآن:...... (۱) اجزائے ایمان کے مباحث ...... عبادات کے مباحث ...... حسنات وسیئات کا بیان ...... قصص وحکایات کا بیان ...... نجات حقیقی اور اس کے حصول کے ذرائع کا بیان ...... رسول کریم ﷺ کی نبوت پر دلائل کاملہ کا بیان ...... خصائص قرآن کا بیان ...... اسلام کی حقیقت اور صداقت پر دلائل قاطعہ کا بیان ...... کفروشرک کے تفصیلی احکام ...... مظاہر قدرت کا بیان

نظم قرآن:...... قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت ایک دوسرے سے مربوط ہے، اسی لئے قرآن مجید کی ترتیب، نزولی ترتیب کے بجائے، اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ترتیب توقیفی پر ہوئی ہے ۔ کیونکہ جو آیت ایک جگہ پر رکھی گئی ہے وہی اس کا بہترین مقام ہے، اگر غور وفکر اور تدبر سے مطالعہ کیا جائے تو اس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ قرآن مجید ایک مربوط کلام اور اس میں نظم ہے ۔

حرام مال حلال مال کی برکت بھی اڑا دیتا ہے

بزرگوں کا مقولہ ہے کہ جب کسی حلال مال کے ساتھ حرام مال لگ جاتا ہے تو وہ حرام حلال کو بھی تباہ کر کے چھوڑتا ہے یعنی اس حرام مال کے شامل ہونے کے نتیجے میں حلال مال کی برکت اس کا سکون اور راحت تباہ ہوجاتی ہے (اصلاحی خطبات ج ۱۰ ص ۲۰۹)

آپ کے دینی مسائل کا حل از دارالافتاء

ماہنامہ ''التبلیغ'' میں ''آپ کے دینی مسائل کا حل'' کے تحت اہم شرعی مسائل جو ادارہ کے دارالافتاء سے جاری ہوتے ہیں قارئین کے دینی استفادہ کی غرض سے شائع کئے جائیں گے ....(ادارہ)

سوال:......آج کل ایصالِ ثواب اور قرآن خوانی کا جو طریقہ رائج ہے اس کی شرعی حیثیت اور اس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:......دوسرے مسلمان کو (خواہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو) ثواب پہنچانا برحق ہے اور اس پر تمام اہل سنت والجماعت (جن میں چاروں ائمہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ بھی شامل ہیں) اور جمہور علماءِ کرام اور اہل اللہ کا اتفاق ہے مگر فوت شدہ شخص کیونکہ زندوں کی طرح خود عمل کر کے ثواب حاصل نہیں کر سکتا اس لئے عموماً فوت ہو جانے والے حضرات کو ہی ثواب پہنچانے کا تصور پایا جاتا ہے۔ بہر حال ثواب پہنچانا درست ہے اور اس پر کئی مستند احادیث موجود ہیں۔ چند احادیث آخر میں ملاحظہ ہوں۔ ایصال ثواب کا طریقہ شریعت نے انتہائی سادہ اور آسان بتلایا ہے اس میں نہ دن (مثلاً جمعرات وغیرہ) کی قید ہے، نہ تاریخ (مثلاً تیجے، چالیسویں وغیرہ) کی قید ہے، نہ کسی جگہ (مثلاً میت کے گھر جمع ہونے کی قید ہے اور نہ ہی کسی عمل (مثلاً قرآن خوانی وغیرہ) کی قید ہے بلکہ جو بھی نیک عمل جس دن، جس وقت اور جس جگہ بھی خلوص کے ساتھ کیا جائے اس کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے اس لئے کسی کی وفات کے موقع پر جمعرات، دسویں اور چالیسویں وغیرہ یا اجتماعی قرآن خوانی کا مروجہ طریقے پر اہتمام کرنا بدعت اور سخت گناہ ہے نیکی برباد اور گناہ لازم کا مصداق ہے نیز اجتماعی قرآن خوانی کے مروجہ طریقے میں کئی خرابیاں ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱)......ایصالِ ثواب مستحب ہے اور لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں مستحب عمل کو ضروری سمجھنا شرعاً بدعت ہے

(۲)......ثواب پہنچانے کے لئے عموماً کھانا کھلانے کو مخصوص سمجھا ہوا ہے حالانکہ کھانے کی بنسبت نقد رقم دینا زیادہ افضل ہے کہ اس میں غریبوں کا نفع زیادہ ہے اس لئے کہ نقد رقم سے غریب اپنی ہر قسم کی ضرورت (مثلاً کھانا، لباس، دوا، سفر کے لئے کرایہ وغیرہ) پوری کر سکتا ہے اور اگر فی الحال اسے کوئی ضرورت نہ ہو تو آئندہ کی ضرورت کے لئے رکھ سکتا ہے جبکہ کھانے سے نہ تو ہر قسم کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور نہ ہی

کھانے کو آئندہ کی ضرورت کے لئے رکھا جا سکتا۔

(۳)......ایصالِ ثواب کے کھانے میں عموماً کھاتے پیتے اور جان پہچان والے حضرات ہی شریک ہوتے ہیں غرباء اکثر محروم ہی رہتے ہیں۔

(۴)......عام طور پر ایسے موقع پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے وہ تلاوتِ قرآن کے معاوضے میں کھلایا جاتا ہے تلاوت کے لئے آنے والوں کے ذہن میں بھی یہی ہوتا ہے کہ پڑھنے کے بعد کھانا ملے گا اور بلانے والوں کے ذہن میں بھی یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے کے بعد کچھ نہ کچھ کھلانا پڑے گا۔ جبکہ تلاوتِ قرآن پر معاوضہ لینا درست نہیں خواہ صراحتاً طے کر کے لیا جائے یا رواج ہونے کی وجہ سے صراحتاً طے کئے بغیر لیا جائے (لِاَنَّ الْمَعْرُوْفَ کَالْمَشْرُوْطِ) اس کے علاوہ بھی اس طریقے میں کئی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا ایصالِ ثواب اور قرآن خوانی کا مروجہ طریقہ کئی خرابیوں کی وجہ سے گناہ ہے۔ اس کے بجائے جس مالی یا بدنی عبادت کی اخلاص کے ساتھ بغیر کسی خرابی کے توفیق ہو جائے اختیار کرنا چاہئے۔

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ...اِقْرَؤُوْهَا عَلٰی مَوْتَاکُمْ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

وذهب جماعة من اهل السنة والحنفية الى ان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوٰة كان اوصوماً اوحجاً اوصدقةً اوقرأة قراٰن اوذكراواى انواع القرب وهذاهوالقول الارجح دليلاً وقد اخرج الدارقطنى ان رجلاسأل النبى صلی اللہ علیہ وسلم انه كيف يبرابويه بعد موتهمافاجابه بانه يصلى لهما مع صلوته ويصوم لهما مع صيامه.... واخرج ابوداؤد من حديث معقل بن يسارعنه صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤاعلى موتاكم سورة يٰسٓ وهوشامل للميت بل هوالحقيقة فيه واخرج الشيخان انه صلی اللہ علیہ وسلم كان يضحى عن نفسه بكبش وعن امته بكبش.... وفيه اشارة الى ان الانسان ينفعه عمل غيره (سبل السلام ج ۲ ص ۱۵۷، ۱۵۸ بحوالہ خزائن السنن ج ۳ ص ۲۳)

فقط واللہ اعلم۔ محمد یونس فتویٰ: ۲۴۔۶۹ الجواب صحیح محمد رضوان ۵/۳/۱۴۲۴ھ

ماہنامہ آپ کی نظر میں

معزز قارئین! الحمدللہ ماہنامہ "التبلیغ" اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، یقیناً اس کے مضامین آپ حضرات نے بہت غور سے مطالعہ فرمائے ہوں گے، جس کے دوران مفید مشورے اور تجاویز بھی سامنے آئی ہوں گی۔ براہ کرم ہمیں اپنی قیمتی آراء سے مطلع فرمائیں..........(ادارہ)

حیرت کدہ محمد امجد حسینؔ

حیران کن کائناتی، تاریخی اور شخصی حقائق و واقعات جو اپنے اندر عبرت و بصیرت کا سامان رکھتے ہیں..............(ادارہ)

اذان جس کی آواز ہر آن پوری دنیا میں گونجتی ہے

سروری زیبا فقط اسی ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے فقط وہی باقی بتانِ آزری

دنیا کے نقشے کو دیکھیں، اسلامی ممالک میں انڈونیشیا کرۂ ارض کے مشرق میں واقع ہے۔ یہ ملک بے شمار جزیروں پر مشتمل ہے جن میں جاوا، سماٹرا، بورنیو اور سیلبز مشہور جزیرے ہیں۔ انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک ہے ۱۸ رکروڑ آبادی کے اس ملک میں غیر مسلم کی آبادی کا تناسب آٹے میں نمک کے برابر ہے

طلوع سحر سیلبز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے وہاں جس وقت صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے ہوتے ہیں۔ طلوع سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرق میں فجر کی اذان شروع ہوجاتی ہے اور ہزاروں مؤذن خدائے بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان کررہے ہوتے ہیں۔

مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا ہے اور ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد جکارتہ میں مؤذنوں کی آواز گونجنے لگتی ہے۔ جکارتہ کے بعد یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہوجاتا ہے اور سماٹرا کے بعد مغربی قصبوں اور دیہات سے پہلے ہی ملایا کی مسجدوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ ملایا کے بعد برما کی باری آتی ہے، جکارتہ سے اذانوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ ایک گھنٹہ بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے، بنگلہ دیش میں ابھی اذانوں کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ کلکتہ سے سری نگر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں۔ دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے بمبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔

سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے، سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے اس عرصہ میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹہ کا فرق ہے اسی عرصہ میں اذانیں حجاز مقدس، یمن، عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں

بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اسی دوران شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول وعرض پر واقع ہیں۔ مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے اس دوران ترکی میں صدائے توحید ورسالت بلند ہوتی ہے۔ اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹے کا فاصلہ ہے اس عرصے میں شمالی افریقہ میں لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوا تھا، ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے۔

فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے قبل ہی مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہونے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک بمشکل جکارتہ پہنچتا ہے کہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں نماز مغرب کا وقت ہو جاتا ہے مغرب کی اذانیں سیلبز سے بمشکل سماترا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔ جس وقت مشرقی انڈونیشیا میں عشاء کی اذانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اس وقت افریقہ میں فجر کی اذانیں گونج رہی رہتی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس وقت ہزاروں لاکھوں مؤذن بیک وقت خدائے بزرگ وبرتر کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت اسی طرح جاری رہے گا (ماخوذ از... جواہر پارے)

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی امروز معلوم نہیں ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود ہوتی ہے بندۂ مؤمن کی اذاں سے پیدا

کیا آپ معاشرے کی اصلاح میں شریک ہونا چاہتے ہیں؟

اس وقت تقریباً معاشرہ کے ہر شعبہ میں مختلف خرابیاں اور کرپشن پھیلی ہوئی ہیں مثلاً چوری، ڈکیتی وغیرہ کی وارداتیں، مختلف محکموں اور اداروں میں کام چوری کا مرض، رشوت اور سفارش کے بغیر اہم کاموں سے محرومی۔ ادارہ غفران کا شعبہ ''التبلیغ'' معاشرے کے حالات سامنے رکھ کر لوگوں کو اصلاح احوال کی دعوت دینا چاہتا ہے اس سلسلے میں آپ حضرات کو اپنی حد تک جو واقعات معلوم ہیں یا آپ کو ان سے سابقہ پڑا ہے، ادارہ تحریری شکل میں روانہ فرما کر اصلاح وتبلیغ میں شرکت وتعاون کا ثواب حاصل فرمائیں (ادارہ)

طب وصحت حکیم محمد فیضان

طب وصحت کو ہمیشہ سے بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے یہ کہاوت زمانۂ قدیم سے زبان زد عام ہے ''العلم علمان، علم الادیان وعلم الابدان'' ماہنامہ ''التبلیغ''میں روحانی غذا ودوا کے ساتھ ساتھ جسمانی غذا ودوا کے لئے طب وصحت کے عنوان سے طبی معلومات ومشوروں کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ جاری رہے گا

گاجر

گاجر ایک مشہور سبزی ہے جس سے ہم بخوبی واقف ہیں گاجر بطور سالن کے پکا کر کھائی جاتی ہے اور بطور سلاد بھی استعمال کی جاتی ہے اس کا ذائقہ خوش مزہ شیریں ہوتا ہے بعض نمکین بھی ہوتی ہیں مزاج گرتر ۲ ہے بیج اس کے گرم خشک ۲۔

گاجر معدہ کو نرم کرتی اور طاقت دیتی ہے، جگر کے سدے کھولتی ہے، خون بناتی ہے، طبیعت میں لطافت پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے، سینہ، معدہ اور جگر کے درد، کھانسی کو دور کرتی ہے بلغم چھانٹتی ہے، استسقا، مروڑ اور ذات الجنب کو نافع ہے گردہ اور مثانے کی پتھری کو خارج کرتی ہے، مدر بول ہے، گاجر کا حلوہ مقوی باہ ہے اور گاجر کے بیج زیادہ قوی تر مقوی باہ ہیں سرکہ میں بھگوئی ہوئی ''محلل'' ورم طحال اور مقوی معدہ وجگر ہے کمزوری دماغ کے لئے سات عدد مغز بادام کھا کر گاجروں کا جوس ۱۰ تولہ، دودھ گائے نصف سیر میں ملا کر استعمال کریں۔

آدھے سر کے درد کے لئے: گاجروں کے پتے گرم کر کے ان کا رس نکالیں اور چند قطرے ناک اور کان میں ڈالیں اس سے چھینکیں آ کر درد کو آرام ملتا ہے سینہ کے درد کے لئے گاجروں کو آگ پر پکائیں اور ان کا پانی نچوڑ کر شہد ملا کر پلائیں تو سینہ کے درد کو آرام دیتا ہے

پتھری کے لئے: تخم گاجر، تخم شلغم ہموزن لیں اور مولی کے اندر سے کھوکھلا کر کے اس میں بھر دیں پھر مولی کا منہ بند کے بھوبل میں پکائیں جب گل کر بھرنہ ہوجائے تو بیجوں کو نکال کر سایہ میں سکھا کر سفوف بنالیں۔

مستورات کے ایام کی بے قاعدگی: تخم گاجر ایک تولہ کوٹ کر پانی میں جوش دیں اور صاف کر کے شکر سرخ ۳ تولہ ملا کر ایام حیض میں استعمال کراتے رہیں تمام تکلیفات رفع ہوجاتی ہیں۔

اخبارِادارہ ادارہ

''اخبارِادارہ'' کے زیرِعنوان ادارہ کے شب وروز کے حالات، مہینہ بھر کی تعلیمی، تبلیغی، تربیتی، اصلاحی مشاغل و کارگزاری پیش کی جائے گی تاکہ ریکارڈ محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ کارکردگی بھی سامنے آتی رہے ..(ادارہ)

✱......شوال کے مہینہ سے مدارس دینیہ کا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے، ادارہ غفران ٹرسٹ کے شعبہ تعلیم کے داخلے ۱۰/شوال المکرّم سے شروع ہوئے، ایک ہفتہ تک باضابطہ تمام درجات: شعبہ کتب (مختصر درس نظامی کورس) شعبہ حفظ، شعبہ ناظرہ وقاعدہ (بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسوں) میں نئے داخلے ہوئے اور پرانے داخلوں کی تجدید ہوئی۔

✱......مختصر درس نظامی کورس کے تحت اس مرتبہ نصاب میں مفید اضافات وترامیم ہوئیں جو مختلف ماہرین تعلیم علماء و دانشوروں کی مشاورت سے اور ملک کے بعض اہم مدارس کا دورہ کر کے ان کے نصاب اور طریقہ تعلیم کا جائزہ لے کر اس کی روشنی میں عمل میں آئیں، فی الوقت اس ترتیب کے تحت تین درجاتِ کتب کا اجراء کیا گیا ہے ابھی تک کی کارکردگی سے اس نصاب وطرزِ تعلیم کے مفید نتائج سامنے آئے ہیں۔ قارئین سے اس سلسلے کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

✱......۷ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ 31 دسمبر 2003 بروز بدھ بعد مغرب ادارہ میں راولپنڈی اسلام آباد کے اہل علم ومفتیانِ کرام کی ایک علمی وفقہی نشست ہوئی جس میں مختلف پیچیدہ فقہی مسائل پر آپس میں مذاکرہ ہوا۔ادارہ کی یہ علمی مجلس پندرہ روز کے وقفہ سے منعقد ہوا کرتی ہے، اب اس کا آئندہ اجلاس ۲۱/ذی القعدہ کو انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہوگا۔

✱......یوم والدین کی ماہانہ نشست ۱۱/ذی قعدہ بروز اتوار بعد مغرب منعقد ہوئی جس میں بچوں کی تعلیم وترتیب کے حوالے سے استاد اور والدین کی ذمہ داریوں اور اجتماعی معاشرتی بگاڑ سے بچوں کو بچانے کے متعلق فکری وتربیتی بیان ہوا۔ یہ نشست نماز عشاء تک جاری رہی۔

✱......عوام کے لئے ہفتہ وار اصلاحی مجلس بروز اتوار بعد عصر تا مغرب رمضان اور شوال دو ماہ کے وقفہ کے بعد ۱۱/ذی قعدہ کو سالانہ تعطیلات کے بعد پہلی دفعہ منعقد ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق باقاعدگی سے ہر اتوار کو بعد عصر یہ اصلاحی مجلس منعقد ہوا کرے گی۔اس مجلس میں ظاہری اور باطنی اصلاح سے متعلق

بزرگانِ دین کے ملفوظات وتعلیمات کا درس ہوتا ہے۔

✵......طلبۂ کرام کے لئے مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کی ہفتہ وار اصلاحی نشست ۲۱ ذی القعدہ بمطابق ۱۴ جنوری بروز بدھ بعد ظہر شروع ہوگئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اصلاحی نشست باقاعدہ ہفتہ وار چلتی رہے گی۔

✵......اہل علم کی علمی وفقہی نشست پندرہ روزہ وقفہ سے ۲۱ ذی القعدہ کو بعد مغرب منعقد ہوئی۔ جس میں بعض فقہی مسائل اور کچھ تعلیمی ونصابی امور پر آپس میں مذاکرہ ہوا

✵......۲۷ ذیقعدہ بروز منگل بعد ظہر ادارہ کے اراکین وعملہ کے ساتھ مدیر ادارہ مفتی محمد رضوان صاحب کی مختصر اصلاحی وتربیتی نشست ہوئی

✵......۲۸ ذیقعدہ بروز بدھ بعد ظہر مفتی محمد رضوان صاحب (مدیر ادارہ) کی طلباء کے ساتھ ہفتہ وار اصلاحی نشست ہوئی، اس نشست میں طلباء کے ساتھ مذاکرہ اوران کے حالات کا جائزہ اور سامنے آنے والی کوتاہیوں کی نشاندہی اوران کی اصلاح ملحوظ ہوتی ہے۔

✵......۲۹ ذیقعدہ بروز جمعرات بعد ظہر طلباء کرام کی ہفتہ وار بزم ادب منعقد ہوئی۔ تعلیمی سال کے آغاز کے ساتھ ہی یہ بزم ادب جمعرات ۱۶ شوال کو شروع ہوگئی تھی موجودہ نشست ساتویں ہفتہ وار بزم ادب تھی ان نشستوں میں مختلف درجات کے طلباء تلاوت، عربی اور اردو میں تقاریر، نعت، نظم، ترانے پیش کرتے ہیں، آخر میں کسی استاد اور خاص طور پر مدیر ادارہ کا اصلاحی بیان ہوتا ہے۔

✵......ادارہ میں شرعی اصولوں کو ملحوظ رکھ کر اجتماعی قربانی کا حسب سابق اس سال بھی انتظام ہے، ماہ ذیقعدہ میں لوگوں کی طرف سے حصہ لینے کا سلسلہ شروع ہے۔

قل ان صلوتی ونسکی ومحیایٰ ومماتی للہ رب العالمین

حلال میں برکت

اللہ تعالیٰ نے حلال روزی کے اندر جو برکت رکھی ہے وہ حرام کے اندر نہیں رکھی۔ حرام کی بہت بڑی رقم سے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو حلال کی تھوڑی سی رقم سے حاصل ہو جاتا ہے

(اصلاحی خطبات ج ۱۰ ص ۲۰۰)

اخبارِ عالم چیدہ۔ چیدہ

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے واقعات وحادثات وتغیرات ،بطورخاص اپنے ملک کے حالات سے اجمالی طور پر (نیک نیتی کے ساتھ غلو سے بچتے ہوئے ثانوی درجہ میں) واقفیت دنیا وآخرت کے لحاظ سے مفید ہے خصوصاً جبکہ کسی واقعہ،حادثہ سے کوئی عبرت اور سبق حاصل کرنا بھی پیش نظر ہو،اس لئے چیدہ چیدہ خبریں اخبارات سے چن کر ماہنامہ ''التبلیغ''، میں نقل کی جارہی ہیں............(ادارہ)

انقلاباتِ جہاں واعظ ِرب ہیں دیکھو ہر تغیر سے آتی ہے صدا فَافْهَمْ فَافْهَمْ

یکم ذوالقعدہ 25دسمبر: اسمبلی توڑنے کی صورت میں صدر پندرہ دن کے اندر ریفرنس سپریم کورٹ بھیجے گا اور عدالت 30دن کے اندر فیصلہ دینے کی پابند ہوگی، مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری وزیراعظم کی مشاورت سے صدر کرینگے، ججوں کی ملازمت میں توسیع کا فیصلہ واپس،صدر جنرل مشرف کا قوم سے خطاب ★ عراق کے شہر اربیل میں فدائی حملہ بغداد میں گوریلا کاروائی،3امریکی فوجیوں سمیت 7ہلاک 20زخمی ★ 6سائنس دانوں کے ذریعہ 3پس پردہ پاکستانی کرداروں نے ایٹمی ٹیکنالوجی ایران منتقل کی، واشنگٹن پوسٹ ★ جرنیلوں کا مختصر گروپ پاکستان کو نصب العین سے ہٹانا چاہتا ہے،نواز شریف **2ذوالقعدہ 26دسمبر:** تعطیل اخبارات **3ذوالقعدہ 27دسمبر:** ایران میں زلزلہ 10ہزار لقمۂ اجل ،بام کا شہر ملیامیٹ ★ تل ابیب: خودکش حملہ 4 یہودی ہلاک ،اسرائیلی ہیلی کاپٹر کا میزائل حملہ 5 فلسطینی شہید ★ عراق میں بمبار دھماکہ اور حملے 10امریکی فوجیوں سمیت 16افراد ہلاک ★ نبی ﷺ کی احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن سمجھنا ناممکن ہے نبی ﷺ کی امت خوش قسمت ہے کہ ہر حدیث کی سند متصل اور محفوظ ہے، مفتی رفیع عثمانی ★ زابل سے اغواء کئے ہوئے بھارتی انجینئروں کے بدلے افغان حکومت نے 48طالبان کو رہا کردیا ★ کنٹرول لائن پر باڑ کی تعمیر جاری رہے گی ، بھارتی جنرل ★ چین: گیس پلانٹ میں دھماکے سے 200افراد ہلاک ★ 2003ء میں قدرتی آفات سے 20ہزار افراد ہلاک اور 65بلین ڈالر کا معاشی نقصان ہوا ،سوئیزلینڈ انشورنش کمپنی کی رپورٹ **4ذوالقعدہ 28دسمبر:** کربلا میں اتحادی فوج پر پے در پے حملے 22غیر ملکی فوجی ہلاک ★ راولپنڈی: گنجمنڈی میں پراسرار دھماکہ 6افراد جاں بحق 10زخمی ★ ایران زلزلے میں مرنے والوں کی تعداد 40ہزار اجتماعی قبروں میں تدفین ★ دباؤ ڈالا گیا تو کویت پر عراقی قبضے سے متعلق امریکی گھناؤنے کردار سے دنیا کو آگاہ کردونگا،صدام ★ عراقی علماء کا فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان **5ذوالقعدہ 29دسمبر:** کابل ایئر پورٹ کے قریب فدائی حملہ،افغان انٹیلی جنس کے سربراہ سمیت 5ہلاک ★ بام شہر میں مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد 70ہزار تک پہنچنے کا خدشہ ★ سعودی عرب میں سیکورٹی اداروں نے یمن سے سعودی عرب میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے 4047افراد گرفتار کر لئے

✍ **6 ذوالقعدہ 30 دسمبر:** ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے والا غدار ہوگا، صدر مشرف ★ قومی اسمبلی میں 17 ویں ترمیم دوتہائی اکثریت سے منظور جس کے آرٹیکل 112(2) بی کے تحت گورنروں کو اپنی صوابدید پر صوبائی اسمبلیاں توڑنے کا اختیار حاصل ★ ایران کے شہر بام میں زلزلہ سے ہلاک ہونے والے 20 ہزار سے زائد افراد سپرد خاک ★ حبیب بینک آغا خان فنڈ کو ساڑھے 22 ارب میں فروخت کردیا گیا ★ چیچن جانبازوں کی یلغار میں 5 روسی فوجی ہلاک 6 زخمی ✍ **7 ذوالقعدہ 31 دسمبر:** سینٹ میں 17 ویں ترمیمی بل کی 72 ارکان کی حمایت سے منظوری ★ نئی نصابی کتب کی تیاری میں کویت نے انتہا پسندی کو فروغ دینے اور دوسرے مذہب سے نفرت سکھنے والے اسباق نکال دیئے۔

✍ **8 ذوالقعدہ یکم جنوری:** صدر نے 17 ویں ترمیم کی توثیق کردی سپریم وہائی کورٹس کے 10 جج ریٹائر، ناظم صدیقی کا چیف جسٹس سپریم کورٹ کا حلف ✍ **9 ذوالقعدہ 2 جنوری:** صدر کو اعتماد کا ووٹ حاصل، حق میں 658، مخالفت میں 1 اور 332 غیر حاضر، 177 لاتعلق ★ سارک خارجہ سیکرٹریز کا اجلاس: انسداد دہشت گردی معاہدے کی منظوری ★ عراقی مجاہدین کے سامنے ہماری جدید ٹیکنالوجی ناکام ہے، امریکی فوج ★ ایشیا میں نئے سال کی تقریبات (HappyNew year) کے دوران ہوائی فائرنگ اور دیگر حادثات میں 31 افراد ہلاک 500 زخمی ✍ **10 ذوالقعدہ 3 جنوری:** سارک ممالک آزادانہ تجارت کے معاہدے پر متفق 2006ء تک عملدرآمد کا اعلان ★ فلوجہ میں اتحادی فوج کا ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا 1 امریکی فوجی ہلاک ✍ **11 ذوالقعدہ 4 جنوری:** مصر کا مسافر طیارہ بحیرہ احمر میں گر کر تباہ، 148 ہلاک، اکثریت کا تعلق فرانس سے ہے ★ بغداد مجاہدین کا امریکیوں پر گھریلو ساخت کے بموں سے حملہ 3 فوجی ہلاک ★ چنیوٹ کے بڑے قادیانی زمیندار کا درجنوں ساتھیوں سمیت اسلام قبول ★ 33 برسوں کے دوران 41 لاکھ پاکستانی روزگار کی تلاش میں دنیا کے مختلف ممالک میں جاچکے ہیں ★ تھائی لینڈ: کرسمس اور سالِ نو کی تعطیلات کے جشن میں، 716 ہلاک ✍ **12 ذوالقعدہ 5 جنوری:** دارالعلوم تعلیم القرآن وجامع مسجد فاروق اعظم بانڈہ منیر خان ہری پور کے بانی قاری عبدالرحمٰن وقاری محمد عمران کے والد ممتاز عالم دین مولانا قاری محمد عرفان رحلت فرماگئے ★ امریکہ کا عراق میں 483 فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف ✍ **13 ذوالقعدہ 6 جنوری:** خوست میں طالبان کا چیک پوسٹ پر حملہ، 5 افغان فوجی ہلاک ★ بغداد اور وسطی عراق میں دو مختلف حملے، مزید 3 فوجی ہلاک ✍ **14 ذوالقعدہ 7 جنوری:** دہشت گردی کا خاتمہ اور آزادانہ تجارت: سارک ممالک نے "اعلان اسلام آباد" کی متفقہ منظوری دے دی ★ قندھار میں بم دھماکہ، 15 افراد ہلاک 15 زخمی ★ امریکہ نے لیبیا پر عائد پابندیوں میں توسیع کردی ✍ **15 ذوالقعدہ 8 جنوری:** قومی اقتصادی کونسل نے 185 ارب روپے سے زائد کے (پانی، توانائی، تعلیم، اور آئی ٹی مواصلات اور دیہی ترقی سمیت) 33 منصوبوں کی منظوری ★ امریکی جنگی طیاروں کی پاکستانی حدود میں چھ گھنٹے پروازیں، شمالی وزیرستان میں خوف وہراس ★ قندھار: 2 افغان کمانڈروں کی فوجوں میں جنگ، 13 ہلاک ★ حکومت کی طرف سے ماڈل دینی مدارس کے قیام اور بہتری کے لئے ایک ارب روپے کی منظوری، وزیر تعلیم ★ وفاق المدارس اور اتحاد تنظیمات مدارس نے سرکاری امداد مسترد کردی ✍ **16 ذوالقعدہ 9 جنوری:** وانا: القاعدہ کے خلاف پاک فوج کا آپریشن ★ عراقی شہر فلوجہ میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا، 9 فوجی ہلاک ★ بحری جہازوں کی مہنگی خریداری پر

پاک بحریہ کے سابق سربراہ منصور الحق کو احتساب عدالت کی طرف سے 7 سال قید، 20 لاکھ روپے جرمانہ ✍ **17 ذوالقعدہ 10 جنوری:** وانا: مشتبہ افراد کی فائرنگ، راکٹ حملہ، پاک فوج کے 4 جوان جاں بحق ★ عراقی شہر باقوبہ میں بم دھماکہ، 6 افراد جاں بحق 37 زخمی ★ بھارتی برتری ختم: پاک فضائیہ کو پوشیدہ اہداف تباہ کرنے والے بموں سے لیس کر دیا گیا ★ بنگلہ دیش میں قادیانی لٹریچر کی اشاعت و تقسیم پر حکومت کی طرف سے پابندی ✍ **18 ذوالقعدہ 11 جنوری:** وفاقی کابینہ کا اجلاس: دہشت گردوں کی مالی معاونت پر 10 سال قید، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اسلام آباد کو ڈی سی او کے اختیارات حاصل ★ لاہور کے مدارس پر پولیس چھاپے بزرگ عالم دین سید نفیس شاہ صاحب سمیت متعدد گرفتار ★ اٹک کے ڈاکٹر انعام اللہ 8 دن حراست میں رہنے کے بعد رہا ✍ **19 ذوالقعدہ 12 جنوری:** ایران: صدر خاتمی کے بھائی سمیت اصلاح پسند امیدواروں کی بڑی تعداد کو 12 رکنی کونسل آف گائیڈنس نے نااہل قرار دے دیا، پارلیمان کے ناپسند ارکان کی اکثریت اگلے انتخابات میں حصہ لینے کی مجاز نہ ہوگی ★ چیچن مجاہدین کے حملے، 20 روسی فوجی ہلاک ★ افغان فوج کے 3 ہزار اہلکار امریکہ، فرانس اور برطانیہ کے ماہرین سے فوجی تربیت مکمل کر کے فرار ✍ **20 ذوالقعدہ 13 جنوری:** وزیر کھیل پنجاب نعیم اللہ شاہانی ''میران شاہ'' سے لاپتہ ★ عراقی شہر سامراء میں امریکی فوج کے ہاتھوں 7 عراقی شہری شہید ★ بہاولنگر میں مسیحی گھرانہ کے سات افراد کا اسلام قبول ★ خوشاب کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گردہ صفائی کے مرکز کا قیام ★ وکلاء کا 1973ء کے آئین کی بحالی کے لئے پشاور تا اسلام آباد لانگ مارچ ★ عراق میں 10 ماہ کے دوران 504 امریکی فوجی ہلاک اور 2849 زخمی، پینٹا گون ✍ **21 ذوالقعدہ 14 جنوری:** امریکا بھارت ایٹمی تعاون بڑھانے کا اعلان پاکستان کا اظہار تشویش ★ عراقی صوبہ الانبار میں عراقی مجاہدین نے 1 امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا، عملے کی ہلاکت کا خدشہ ★ لاہور دہلی بس سروس کی مدت میں 5 سال توسیع، کرائے بڑھا دیئے گئے ★ افغانستان: پکتیکا اور نیمروز میں اتحادی افواج پر حملے، 5 فوجی ہلاک، 4 زخمی ★ راولپنڈی میں واسا کا نادہندگان کے خلاف آپریشن 118 کنکشن منقطع 2500 کے چالان ✍ **22 ذوالقعدہ 15 جنوری:** غزہ میں اسرائیلی فوجی چوکی کو فدائی مجاہدہ نے خودکش دھماکے سے اڑا دیا، 5 یہودی ہلاک 10 شدید زخمی ★ افغانستان کے شہر خوست میں اٹلی کے فوجی دستے پر حملہ، 10 اطالوی فوجی، 5 افغان فوجی ہلاک ★ عراق میں مجاہدین کی طرف سے پے درپے حملوں اور بڑھتی ہوئی مزاحمت کے باعث 21 امریکی فوجیوں نے خودکشی کر لی اور 450 دماغی توازن کھو بیٹھے، پینٹا گون ✍ **23 ذوالقعدہ 16 جنوری:** کراچی: امریکی قونصلیٹ کے قریب چرچ کے باہر بم دھماکہ، 12 افراد زخمی، 24 گاڑیاں تباہ ★ پٹرول 1 روپے 70 پیسے مہنگا، ڈیزل 99 پیسے اور مٹی کا تیل 84 پیسے مہنگا، مجموعی اضافہ ساڑھے 5 فیصد ★ 2 سالہ تعطل کے بعد ''سمجھوتہ ایکسپریس'' 65 مسافروں کو لے کر بھارت پہنچ گئی ★ افغانستان جذبۂ خیرسگالی کے تحت 49 پاکستانی قیدی رہا، اس سے پہلے پاکستان نے بھی 149 قیدی رہا کئے تھے ★ سعودی عرب کے صحرائی علاقوں میں القاعدہ کے تربیتی کیمپوں کا انکشاف، سعودی وزارت داخلہ ★ عراقی شہر بصرہ میں 1 لاکھ عراقیوں کا امریکہ کے خلاف مظاہرہ ★ وکلاء تنظیموں نے 17 ویں ترمیم کے خلاف ملک گیر احتجاج کا اعلان کر دیا ★ کالاباغ یا بھاشا ڈیم میں سے ایک

کی تعمیر از حد ضروری ہے، وزیر پانی وبجلی آفتاب شیر پاؤ ★ عراقی شہر کربلا میں 5 فوجیوں کی ہلاکت کے بعد ٹینشن کی وجہ سے بلغاریہ کے 62 فوجی بھگوڑے ★ آزادئ اظہار رائے کی آڑ میں کسی کو اسلام پر حملہ آور نہیں ہونے دیں گے، سعودی عرب ★ لیبیا نے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات پر پابندی کے معاہدے سی ٹی بی ٹی کی توثیق کردی ★ امریکہ کی مسلم رفاہی اداروں کو چندہ دینے والوں کا ریکارڈ جمع کرنے کی ہدایت **24 ذوالقعدہ 17 جنوری:** صدر مشرف کی زیر صدارت سلیکشن بورڈ کا اجلاس 18 بریگیڈیئرز کو میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی ★ راولپنڈی: دارالعلوم فاروقیہ پر پولیس کا چھاپہ، گھنٹہ بھر تلاشی ★ چیچن مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 6 روسی فوجی ہلاک ★ امریکہ نے کویت کو ''خصوصی'' ''اتحادی'' کا درجہ دے دیا **25 ذوالقعدہ 18 جنوری:** پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس صدر کے خطاب کے دوران اے آر ڈی کا شدید احتجاج، مجلس کا واک آوٹ ★ فرانسیسی حکومت کے فیصلے کے خلاف یورپ، افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں حجاب کی حمایت میں مظاہرے ★ صدر جلد اسلام آباد میں منتقل ہو جائیں گے، جی ایچ کیو کے لئے زمین الاٹ کردی ہے، وزیر داخلہ ★ اسلام آباد ائیر پورٹ پر بم کی افواہ دو پروازوں کے رخ موڑ دیئے گئے ★ بغداد میں بم دھماکہ، 5 امریکی 2 عراقی فوجی ہلاک ★ قندھار اور خوست میں مجاہدین نے 6 فوجی ہلاک کردیئے ★ کوئٹہ کے نواحی علاقوں میں مدارس پر چھاپے، 31 طلباء گرفتار ★ لیبیا کی طرح شام بھی مہلک ہتھیاروں سے دستبردار ہو جائے، امریکہ ★ جاپانی فوج کا پہلا دستہ عراق پہنچ گیا، امدادی کاموں میں حصہ لے گا **26 ذوالقعدہ 19 جنوری:** کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے 3 ایٹمی سائنسدانوں سمیت 8 افراد شامل تفتیش ★ بغداد: امریکی فوجی ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملہ، 25 ہلاک، 130 زخمی ★ کوئٹہ طالبان سے تعلق کے الزام میں 90 سے زائد طلباء گرفتار ★ مدارس پر چھاپے بند نہ کئے گئے تو حالات کی ذمہ دار حکومت ہوگی، علماء کرام کا اعلان ★ افغانستان کے صوبہ اروزگان میں امریکی اڈے پر حملہ، 6 فوجی ہلاک، 11 زخمی **27 ذوالقعدہ 20 جنوری:** عید پیکج: حکومت کی طرف سے ملک بھر کے یوٹیلیٹی سٹورز پر آج سے 250 اشیاء کی قیمتوں میں 17 فیصد تک کمی کا اعلان ★ افغانستان اروزگان میں امریکی جنگی طیاروں کی وحشیانہ بمباری 4 معصوم بچوں سمیت 11 شہری شہید ★ کابل، اتحادی فوج کے سپاہی آپس میں لڑ پڑے 5 امریکی ہلاک ★ زیر حراست سائنسدانوں سے ایف بی آئی بھی تفتیش کر رہی ہے، ڈاکٹر ایچ اے نیئر ★ پکتیا آپریشن کے لئے جانے والی اتحادی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی 6 ہلاک ★ افغان چیف جسٹس نے خواتین کی گلوکاری غیر اسلامی قرار دے دی ★ بغداد میں لاکھوں افراد کا امریکی تسلط کے خلاف ایک اور مظاہرہ ★ سعودی عرب اپنا تیل ڈالر کے بجائے سونے کے عوض بیچے، مہاتیر محمد **28 ذوالقعدہ 21 جنوری:** دراندازی کا بھارتی الزام غلط ہے باڑ جنگ بندی کو متاثر کرے گی، پاک فوج ★ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے پرنسپل سٹاف وکہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے ڈائریکٹر منیجر (ر) اسلام الحق کو کیوں اور کس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا، ہائیکورٹ کا حکومت کو نوٹس ★ اسرائیل پر پابندی لگائے بغیر ایٹمی پروگرام بند نہیں کریں گے، شام ★ سپین کے وزیر اعظم کی اپیل پر پارلیمنٹ توڑ دی گئی ★ نیا کمپیوٹر وائرس ''بیگل'' تیزی سے دنیا میں پھیلنے لگا۔